ماہنامہ
اردو English

آوازِ اہلسنت

گجرات (پاکستان)

Voice of Ahlesunnat

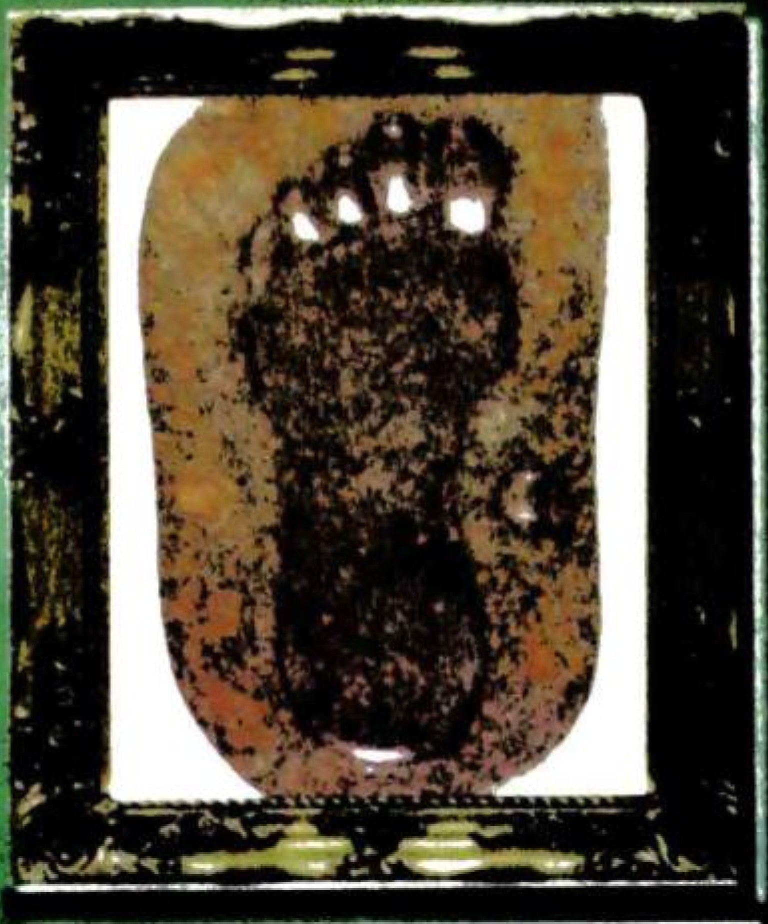

توپ کاپی میوزیم ترکی میں موجود وہ پتھر جس میں رسول اللہ ﷺ کے قدم پاک کا نشان نظر آ رہا ہے

مسلمانو ! اسلامی اقدار کے فروغ کیلئے بھرپور کردار ادا کرو!
غیر ملکی مداخلت، اندرونی و بیرونی سازشوں کا تدارک فی الفور ضروری ہے
سنی اتحاد کونسل کی 30 مئی کو "گجرات سنی کانفرنس" نظام مصطفیٰ کیلئے اہم پیش رفت ہے

استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ کی میڈیا سے اہم گفتگو

[illegible] سنت کا تعارف و کارکردگی

Some Questions for the scholars of Najd and their allies

- درس قرآن
- کلمہ طیبہ کی تشریحات
- معراج النبی ﷺ
- خلیفہ اول
- درس حدیث
- فضائل امام اعظم
- تاریخ اسلام
- دارالافتاء اہلسنت
- وظائف

عالم اسلامی کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات احیاءِ اسلام کی شاندار تحریک

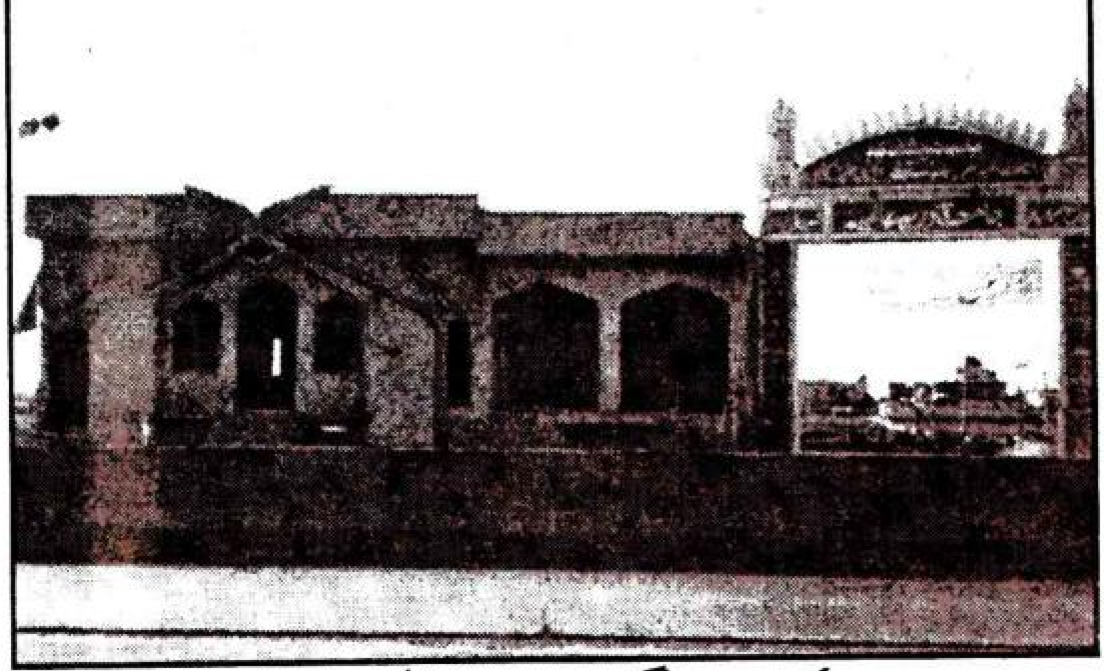

بائی پاس روڈ گجرات سے داخلی دروازہ
''باب غوث اعظم'' و مسجد

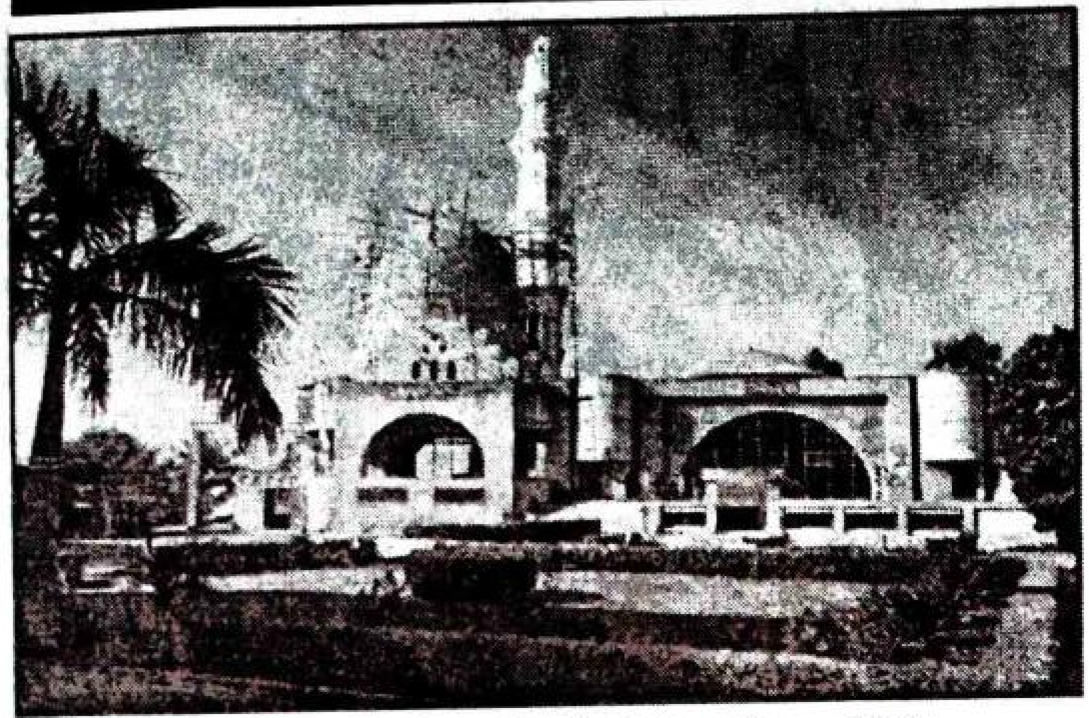

جامع مسجد عیدگاہ و خانقاہ نیک آباد (مراڑیاں شریف)
اور صحن مسجد کے نیچے 30 کمروں پر مشتمل جامعہ کا قطب الاولیاء بلاک

جامعہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات

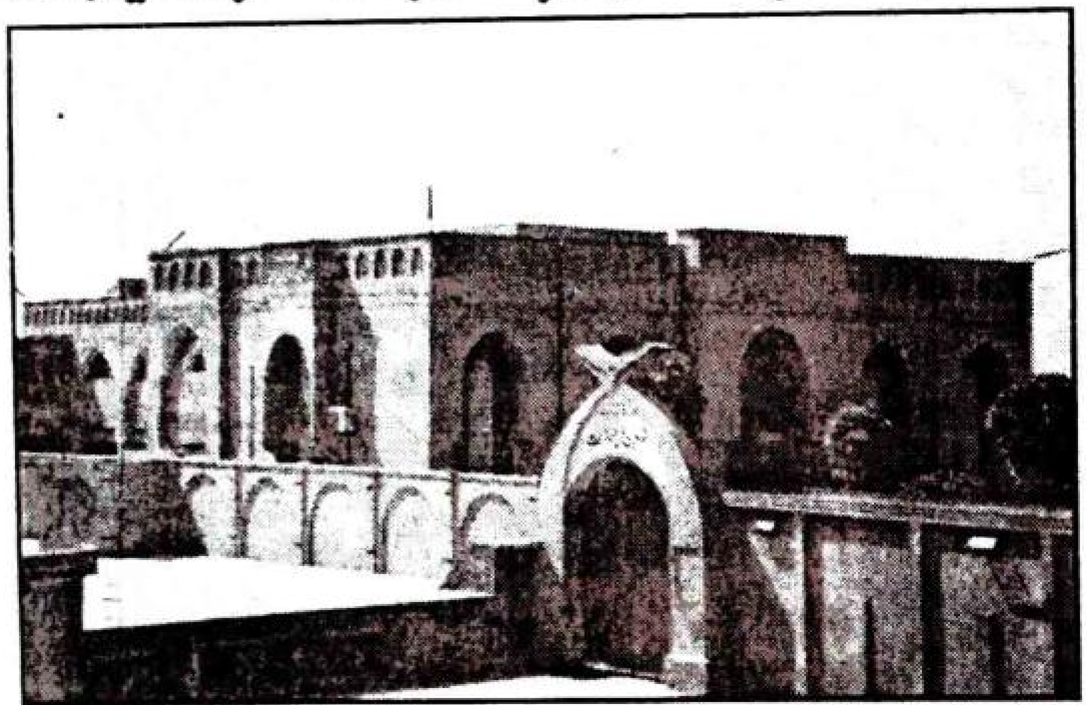

شعبہ خواتین ''شریعت کالج طالبات'' اور اسکا سیدہ آمنہ بلاک

طلباء کے: 1۔ ایک بلاک کا منظر 2۔ وضوگاہیں، لیٹرینیں و غسل خانے و مکتبہ اور تیسری منزل پر لنگر خانہ 3۔ اساتذہ کیلئے نئی تعمیر کردہ رہائشیں 4۔ مہمان خانہ/حجرہ قطب الاولیاء/دفتر پیر صاحب و رہائشیں

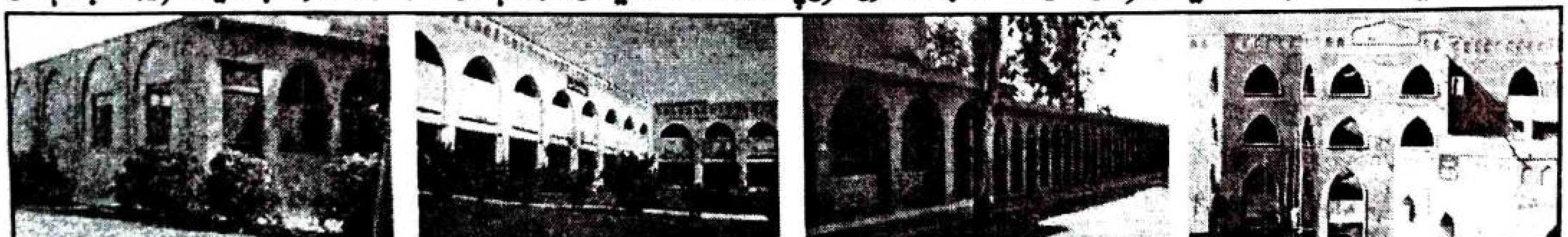

شعبہ طالبات کا: 1۔ زیر تعمیر چار منزلہ نیا بلاک 2۔ نئی بننے والی وضوگاہیں، لیٹرینیں و غسل خانے 3۔ سیدہ آمنہ بلاک کا اندرونی منظر و لان 4۔ نیا لنگر خانہ

اپیل: ''جامعہ قادریہ عالمیہ'' اور اسکے شعبہ خواتین ''شریعت کالج طالبات'' میں 900 مسافر طلبہ و طالبات کیلئے فری خوراک، فری رہائش اور فری تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے جبکہ شاخوں کی تعداد 321 سے زیادہ ہو چکی ہے۔ لہذا مسلمانوں سے گزارش ہے کہ وہ اس شدید مہنگائی کے دور میں جامعہ کے معاون بنیں اور صدقہ جاریہ اور دین اسلام کی خدمت کا دہرا ثواب حاصل کریں۔ نوٹ: زکوٰۃ، دیگر عطیات، سامان لنگر کے علاوہ مسجد و جامعہ و شریعت کالج کی زیر تعمیر عمارتوں میں نقد اور میٹریل کے ذریعے بھی حصہ لے سکتے ہیں۔

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری، سجادہ نشین و مہتمم رابطہ نمبر 0300-9622887، 0333-8403748

اکاؤنٹ نمبر: 11700004957603 ٹائٹل: جامعہ قادریہ عالمیہ، بینک نیم H.B.L گجرات پاکستان

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

اہل حق اور اہل جنت کا ترجمانہ

انقلاب نظام مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی علمبردار

اہل علم اور عوام کیلئے یکساں مفید کثیر الاشاعت علمی و تحقیقی میگزین

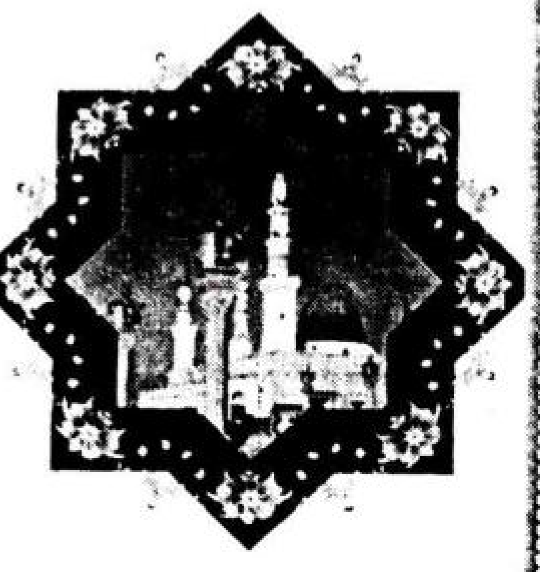

ماھنامہ اردو English

آوازِ اھلسنت

گجرات (پاکستان)

Voice of Ahlesunnat

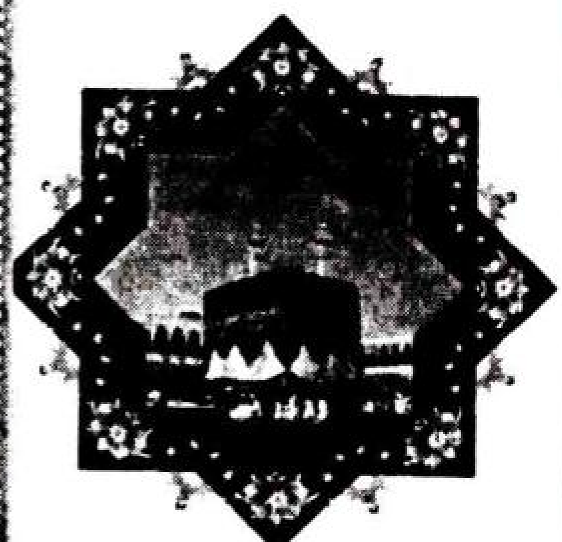

بیادگار: قطب الاولیاء خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء **پیر محمد افضل قادری** دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: پیر محمد عثمان علی قادری ☆ ایڈیٹر: صاحبزادہ محمد اسلم قادری

ایصال ثواب: مقربین بارگاہ خدا و دربار مصطفیٰ ﷺ، وجمیع اہل ایمان، جن میں شامل ہیں صاحبزادہ قاری محمد علی قادری رحمۃ اللہ علیہ

قیمت 15 روپے، دفتر سے مستحقین فری حاصل کر سکتے ہیں!

سالانہ ممبرشپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 150 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ ویورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالر منی آرڈر کریں۔

مقام اشاعت: "مرکز اھلسنت" نیک آباد (مراڑیاں شریف)، بائی پاس روڈ گجرات، پاکستان
Www.ahlesunnat.info Info@ahlesunnat.info

حمد

باری تعالیٰ

لائق حمد تری ذات کہ محمود ہے تو
لائق سجدہ تری ذات کہ مسجود ہے تو

انکساری مرا مقسوم کہ بندہ ہوں میں
خود نمائی ترا دستور کہ معبود ہے تو

بُعد اتنا کہ کبھی آنکھ نے دیکھا نہ تجھے
قُرب اتنا کہ مری جان میں موجود ہے تو

ہے ورا حد تعین سے تری ذات قدیم
کون کہتا ہے کسی سمت میں محدود ہے تو

حُسن پردے میں بھی بے پردہ نظر آتا ہے
اتنا چھپنے پہ بھی منظور ہے مشہود ہے تو

میری کیا بود کہ معدوم تھا معدوم ہوں میں
تری کیا شان کہ موجود تھا موجود ہے تو

ایک اعظم ہی نہیں عاشق ناچیز ترا
سب کا مطلوب ہے محبوب ہے مقصود ہے تو

نعت

رسول مقبول ﷺ

معراج کی رتیا دھوم یہ تھی
اک راج دلارا آوت ہے
لو لاک کا سہرا سر سوہت
وہ احمد پیارا آوت ہے
حوروں نے کہا جب بسم اللہ
غلماں نے پکارا الا اللہ
خود رب نے کہا ماشاء اللہ
محبوب ہمارا آوت ہے
جبریل امیں یہ کہتے چلے
اے عرشیو! تمرے بھاگ جگے
تعظیم کو سب ہو جاؤ کھڑے
سردار ہمارا آوت ہے
یسین کی چمک ہے داتن میں
طہٰ کا کرشمہ آنکھن میں
والفجر کا جلوہ گالن میں
وہ عرش کا تارا آوت ہے

پیشکش: خالد محمود قادری، قادری نعت کونسل، نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات پاکستان 0333-8437283

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر دکھ کی دوا ہے نظام مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

------------ اداریہ ------------

نظریہ پاکستان سے روگردانی کرنے والے عیاش، کرپٹ اور بیرونی آقاؤں کے غلام حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے وسائل واسباب سے بھرپور وطن عزیز میں مہنگائی، غربت، بے روزگاری، لاقانونیت، بدامنی اور دہشت گردی انتہاء تک پہنچ چکی ہے۔ لوڈشیڈنگ کی وجہ سے صنعت، تعلیم اور تمام کاروبارِ زندگی مفلوج ہو چکا ہے امریکہ اور طالبان کی دہشت گردی نے ملکی معیشت کو تباہی کے کنارے پہنچادیا ہے حتی کہ اب ایبٹ آباد اور کراچی کے واقعات کے بعد عوام میں بے حد مایوسی پیدا ہو چکی ہے اور ملکی سلامتی کو بھی خطرات لاحق ہو چکے ہیں۔

اندریں حالات اسلامیان پاکستان کیلئے اصلاح احوال کا بہترین نسخہ ''رجوع الی اللہ'' ہے۔ عوام و حکمران سچی توبہ کریں اور وطن عزیز کو نظریہ پاکستان کے مطابق نظام مصطفیٰ کا گہوارہ بنانے کا عزم کرلیں تو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کی طفیل ضرور کرم نوازی فرمائینگے اور انشاء اللہ پاکستان خوشحال و مستحکم ہوگا اور مسلمان سعاداتِ دارین سے بہرہ ور ہونگے۔

نظام مصطفی ونظام خلافت راشد کے چنداھم نکات

1 ...... اسلامی نظامی حکومت میں سب سے پہلی شرط حکمرانوں کی اہلیت ہے اور وہ ہے ایمان اور تقویٰ۔ سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے تقویٰ کے فقدان کی بناپر یزید کے خلاف علم جہاد بلند کیا تھا۔ پاکستان میں حکمرانوں کی اہلیت پر کبھی توجہ نہیں دی گئی کچھ حکمران لادین اور بدمذہب ہوتے ہیں اور غالب اکثریت فاسق وفاجر ہوتی ہے۔

2 ...... اوپر سے لے کر نیچے تک تمام شعبہ جات اور اداروں میں پورے کا پورا نظام اور قانون سازی شریعت اسلامیہ کے مطابق ہونا ضروری ہے جبکہ ہماری معیشت سودی، ہماری ثقافت مغربی اور ہندوانہ اور ہمارے کرتوت کافرانہ ہیں انگریز کا فرسودہ نظام ابھی تک نافذ العمل ہے اور بہت سے قوانین شریعت اسلامیہ کے خلاف ہیں۔

3 ...... نظام اسلام میں اسراف حرام، حکمرانوں پر سادہ زندگی لازم اور فضول خرچی کی تمام رسوم پر پابندی ضروری ہے لیکن ہمارے حکمران عیاش ہیں پوری قوم میں عیاشی کی ترویج کی جارہی ہے جس کا نتیجہ اوپر سے نیچے تک کرپشن، بددیانتی اور لوٹ مار ہے جس کی وجہ سے غربت، مہنگائی، قرضے، لوڈشیڈنگ اور دیگر معاشی مشکلات ہیں۔ اگر خوشی وغمی کی تمام غیر ضروری رسوم پر پابندی لگادی جائے اور حکمران اور امراء سادہ زندگی اختیار کریں تو غربت اور کرپشن ختم ہو جائیگی۔

4 ...... اسلام میں سودی نظام کی بجائے تجارت کا نظام ہے اور نظام زکوٰۃ، نظام عشر، خراج اور عشر کے ذریعے حاجت مندوں کی تمام بنیادی ضرورتیں مثلاً تعلیم، خوراک، رہائش، علاج، حفاظت وغیرہ، پوری کی جاتی ہیں لیکن ہمارے ہاں ضرورتمندوں کی ضرورتیں پوری کرنے کا کوئی فلاحی نظام موجود نہیں جبکہ کئی غیر مسلم ممالک میں اسلام کے فلاحی نظام کی نقل اتاری گئی ہے تو ایسے ممالک میں خوشحالی کا دور دورہ ہے۔ **یاد رہے کہ** ایک اندازے کے مطابق زکوٰۃ، عشر اور خراج کی آمدن ملک کے تمام اخراجات کے بجٹ سے تین گناہ زیادہ ہے۔

5 ...... اسلام میں جرائم سے روکنے کیلئے قصاص، حدود اور سزائیں ہیں۔ اگر جرائم پیشہ فسادیوں کو اسلام کے مطابق سزائیں دی جائیں اور کرپٹ اور جرائم پیشہ حکام، امراء اور افسران کو کوڑوں کی سزادی جائے تو جرائم ختم ہو سکتے ہیں اور معاشرہ جنت نظیر اور خوشحال ہو سکتا ہے۔

marfat.com

[illegible]

اسلام آباد: جماعت الصالحین کے زیر اہتمام کانفرنس سے وائس چیئرمین سنی اتحاد کونسل خطاب کر رہے ہیں۔

امریکی پادری کی جانب سے توہین قرآن اور لیبیا پر حملوں کیخلاف احتجاج کے موقع پر پیر صاحب خطاب کر رہے ہیں

تاریخی جلوس میلاد عالمی تنظیم اہلسنت کے زیر اہتمام نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات سے نکالا جا رہا ہے، حضرت پیر محمد افضل قادری دیگر علماء مشائخ و اہم شخصیات قیادت جبکہ ہزاروں شریک ہیں

رائے عالمگیر ممتاز عالم دین سرپرست عالمی تنظیم اہلسنت مولانا مفتی حبیب اللہ نعیمی کے جنازہ پر انکا آخری دیدار کرایا جا رہا ہے۔ حضرت پیر محمد افضل قادری اس موقع پر بیان کر رہے ہیں

لمی تنظیم اہلسنت کا اہم اجلاس نیک آباد میں مرکزی امیر حضرت پیر محمد افضل قادری کی زیر صدارت جاری ہے، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا حبیب اللہ نوری سمیت تمام صوبوں و کشمیر سے تنظیم کے نمائندگان شریک ہیں

[illegible]

کلمہ طیبہ کی تشریحات

درس قرآن----------

تحریر: استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (یعنی اللہ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں) اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اس کے پہلے حصے یعنی لا الہ الا اللہ (سورہ محمد:19) میں اللہ تعالیٰ کی شان الوہیت اور عقیدہ توحید کا بیان ہے اور دوسرے حصے محمد رسول اللہ (سورہ فتح :29) میں خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اعلان ہے۔

☆ عقیدۂ توحید ☆

اللہ تعالیٰ کی شان الوهیت کیا ھے؟

اللہ تعالیٰ کی شان الوہیت (یعنی الہ ہونے کی شان) یہ ہے کہ وہی واجب الوجود ہے۔ واجب الوجود سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود موجود ہے وہ اپنی ذات، صفات اور افعال میں کسی کا محتاج نہیں جیسا کہ سورہ اخلاص میں فرمایا: "اللہ الصمد" ترجمہ: "اللہ بے نیاز ہے" (سورہ اخلاص:2) اور اس پر کبھی عدم (موجود نہ ہونا) نہیں آیا اور نہ ہی آئندہ آسکتا ہے اسی کو ازلی وابدی بھی کہا جاتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز پہلے معدوم تھی (یعنی موجود نہ تھی) اللہ تعالیٰ نے ہر شئی کو وجود عطا فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی کائنات کا خالق ہے اور اسی کے حکم سے کائنات کا نظام چل رہا ہے۔ اگرچہ کسی کا محتاج ہونے کے بغیر اس نے فرشتوں، انسانوں اور دیگر مخلوقات کو تدبیر کائنات کے لیے اختیارات دے رکھے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: "فالمدبرات امرا۔" (سورہ نازعات: 5) ترجمہ: "پس قسم ہے ان کی جو کام کی تدبیر کرنے والے ہیں۔" لیکن حقیقی مدبر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

توحید کیا ھے؟

لفظ توحید، وحدت سے بنا ہے۔ وحدت کا معنیٰ ہے "تنہائی یا ایک ہونا" اور توحید کا معنیٰ ہے "ایک یا یکتا ماننا" اور شرع شریف میں توحید کا معنیٰ ہے اللہ تعالیٰ کو شان الوہیت (یعنی خدا ہونے میں) ایک ماننا یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے اور وہی مستحق عبادت ہے یعنی کائنات میں کوئی بھی ہستی اللہ کی ذات جیسی نہیں اور نہ ہی کسی کی صفات اللہ تعالیٰ کی صفات جیسی ہیں اور نہ ہی اللہ کے سوا کوئی ہستی عبادت کی حقدار ہے۔

عبادت کیا ھے؟

لغت عرب میں عبادت کا معنیٰ ہے: "اَقْصٰی غَایَۃِ الْخُضُوْعِ وَالتَّذَلُّلِ۔" یعنی عاجزی اور اطاعت کا آخری درجہ۔ اور شریعت اسلامیہ میں عبادت کا اطلاق اس عاجزی و اطاعت پر ہوتا ہے جو کسی ہستی کو الٰہ تصور کرکے اس کے لئے اختیار کی جائے۔ اور ظاہر ہے کہ کسی ہستی کو جب الٰہ یعنی خدا تصور کرکے اس کی اطاعت کی جائے گی یا اس کے سامنے عاجزی کا اظہار کیا جائے گا تو وہی اطاعت و عاجزی آخری درجے کی ہوگی۔

لہٰذا نتیجہ یہ نکلا کہ غیر اللہ کی اطاعت اور اُس کی

marfat.com

تعظیم پر عبادت کا اطلاق نہیں ہو گا۔ جیسا کہ اسلام میں ماں باپ اُستاذ بزرگان دین اور انبیاء کرام کے ادب واحترام کا حکم دیا گیا ہے اور ایسے ہی مقامات مقدسہ اور اللہ کے بندوں کی نشانیوں کی تعظیم و تکریم کی بھی تعلیم دی گئی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْب.'' (سورہ حج: 32) ترجمہ: ''اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ کی وجہ سے ہے۔'' اور قرآن پاک میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منسوب پتھر مقام ابراہیم اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے منسوب پہاڑیوں صفاومروہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانیاں قرار دیا ہے۔ اور مقام ابراہیم کو جائے نماز بنانے کا خصوصی حکم دے کر واجب التعظیم اور متبرک قرار دیا ہے۔

عبادتِ خدا اور تعظیم عباد اللہ میں فرق کی ایک مثال سجدہ بھی ہے فرشتوں نے اللہ کو الٰہ جان کر سجدہ کیا تو عبادت خدا قرار پایا اور جب حضرت آدم علیہ السلام کو خلیفۃ اللہ جان کر سجدہ کیا تو یہ سجدہ، تعظیمِ آدم علیہ السلام قرار پایا۔

اسی طرح نماز میں بارگاہِ رب تعالیٰ میں دوزانوں بیٹھنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور اسی صورت میں حضرت جبریل علیہ السلام کا جب وہ انسانی صورت میں بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے، بیٹھنا (جیسا کہ مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان میں ہے) اور اسی طرح مرید، شاگرد، اور اولاد کا شیخ، استاذ یا والدین کے سامنے دوزانوں بیٹھنا عبادت نہیں بلکہ محض ادب و تعظیم ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ کسی ہستی کو الٰہ سمجھ کر اس کے ساتھ ادب واطاعت کا جو معاملہ بھی ہو گا اس پر عبادت کا اطلاق ہو گا اور اگر کسی ہستی کے بارے میں الٰہ ہونے کا عقیدہ نہیں ہو گا تو اس کی تعظیم و تکریم اور اطاعت پر عبادت کا اطلاق نہیں ہو گا۔

لہٰذا مسلمانوں کا روضہ رسول علیہ السلام یا اولیاء کرام کی قبور پر کھڑے ہو کر یا دوزانوں بیٹھ کر سلام عرض کرنا یا فاتحہ خوانی کرنا محض ادب و تعظیم ہے اور قطعاً عبادتِ قبور نہیں کیوں کہ کوئی مسلمان بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی ہستی کو الٰہ یعنی خدا نہیں مانتا۔

شرک کیا ھے؟

شرک کا معنیٰ ہے ''حصہ داری'' اور شریک حصہ دار کو کہتے ہیں اور شرع شریف میں شرک کا معنیٰ ہے کسی ہستی کی ذات یا صفات کو اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں حصہ دار بنانا یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو عبادت کا مستحق ماننا جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور یہودیوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور مشرکین عرب نے ملائکہ اور جنوں کو اللہ کی اولاد یعنی ہم جنس قرار دے کر اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کیا۔ اور مشرکین عرب نے بتوں کو بعض امور میں خدا تعالیٰ کے مساوی قرار دیا۔ جیسا کہ ان کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کائنات پیدا کر کے تھک گیا اور نظام کائنات چلانے میں بتوں کا محتاج ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں ہے فرمایا: 1۔ ''وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْب.'' (سورہ ق: 38) ترجمہ: ''ہمیں جہان کے پیدا کرنے میں کوئی تھکن نہیں پہنچی۔'' 2۔ ''وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ.'' (سورہ اسراء: 111) ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے کسی کو اپنی کمزوری کی وجہ سے دوست نہیں بنایا۔'' 3۔ ''ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْن.'' (سورۃ انعام: 1) ترجمہ: ''پھر کفار (بتوں کو) اپنے رب کے برابر کردیتے ہیں۔''

نیز کفار کا ایک عقیدہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ بعض ہستیوں کی شفاعت ماننے کا پابند ہے اس لیے اس شفاعت کے عقیدہ کو بھی شرک قرار دیا گیا۔ اور واضح کیا گیا ہے شفاعت صرف اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہو گی اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم ﷺ سے شفاعت کا وعدہ فرمالیا ہے۔

marfat.com

مشرکین اپنے ان عقائد کی بناء پر بتوں کو اپنا الٰہ قرار دیتے تو پھر اُن کا بتوں کو پکارنا یا اُن کی کسی طرح تعظیم کرنا شرک قرار دیا گیا۔ یعنی مشرکین عرب کا اصل شرک پکارنا فریاد کرنا یا تعظیم کرنا نہ تھا کیونکہ یہ امور قرآن وسنت میں عباد اللہ کے لیے ثابت ہیں بلکہ اصل شرک بعض ہستیوں اور بتوں کو الٰہ قرار دینا تھا۔

لیکن الحمدللہ اہلسنت وجماعت تو انبیاء واولیاء کو کسی طرح بھی خدا تعالیٰ کے برابر قرار نہیں دیتے نہ ہی کسی کے اولاد ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں نہ ہی کسی کی شفاعت پر خدا تعالیٰ کے مجبور ہونے یا اللہ تعالیٰ کے عاجز ہونے یا نظام کائنات میں اللہ تعالیٰ کے کسی نبی ولی یا فرشتے کا محتاج ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ لہٰذا کس قدر ظلم ہے کہ روئے زمین کے مسلمان جو صرف اللہ تعالیٰ کو الٰہ مانتے ہیں اور اسی کی عبادت کرتے ہیں، کو مشرک قرار دیا جاتا ہے۔

جب کہ صحیح بخاری جلد دوم میں ارشاد نبوی ہے "اِنِّیْ لَسْتُ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَ لٰکِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْهَا۔" ترجمہ: ''مجھے یقیناً تمہارے بارے میں یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کروگے، لیکن مجھے تمہارے بارے میں دنیا کا خوف ہے کہ تم اس میں رغبت کر جاؤگے۔'' جو لوگ جمہور اُمت کو مشرک قرار دیتے ہیں وہ ایک طرف تو نبی غیب دان ﷺ کی اُمت کے بارے شرک نہ کرنے کی پیش گوئی کو جھٹلاتے ہیں اور دوسری طرف کروڑوں اربوں مسلمانوں کو بلاجواز مشرک قرار دے کر خود کافر ہو جاتے ہیں کیوں کہ حدیث نبویؐ کے مطابق کسی مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر بن جاتا ہے۔ (العیاذ باللہ من ذالک)

صفاتِ باری تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کی صفات کچھ ایجابیہ ہیں اور کچھ سلبیہ تنزیہیہ ہیں۔ صفات ایجابیہ آٹھ ہیں حیات، قدرت، علم، ارادہ، دیکھنا، سننا، کلام اور تکوین (یعنی اشیاء کو عدم سے وجود میں لانا اور تبدیلیاں پیدا کرنا) اللہ تعالیٰ کی یہ صفات ہیں جن کی شان یہ ہے کہ سب صفات ازلی و ابدی وغیر مخلوق ہیں، ذاتی ہیں، مستقل ہیں، حقیقی ہیں اور لامحدود ہیں جبکہ انبیاء کرام، ملائکہ، اولیاء اللہ اور دیگر مخلوقات کی صفات، اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں، عطائی ہیں، غیر مستقل ہیں، مجازی ہیں اور محدود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کو مخلوق یا عطائی یا غیر مستقل ماننا کفر ہے جبکہ مخلوقات کی کسی صفت کو قدیم (غیر مخلوق) یا ذاتی یا مستقل ماننا شرک ہے۔

الحمدللہ صحابہ کبار سے لے کر آج تک اہلسنت وجماعت نے کسی نبی یا ولی کو اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات میں شریک قرار نہیں دیا البتہ چونکہ انبیاء و اولیاء اور دیگر مخلوق کے لیے عطائی صفات قرآن و حدیث اور عقل کی رو سے ثابت ہیں لہٰذا مسلمان، محبوبانِ خدا کی عطائی صفات کو مانتے ہیں اور اس ذاتی وعطائی کے فرق کے بعد مشرک ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

صفاتِ باری تعالیٰ کی مختصر وضاحت:

صفات ایجابیہ

حیات سے مراد اس کا علم وقدرت کے ساتھ موجود ہونا ہے۔ اس کی حیات سے یہ مراد نہیں کہ العیاذ باللہ جسم میں روح ڈالی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ جسم وروح سے پاک ہے بلکہ اجسام وارواح کا خالق ہے۔

قدرت سے مراد یہ ہے کہ وہ ہر ممکن (جو ہوسکے) پر قادر ہے اور اس کی قدرت اس عیب سے پاک ہے کہ وہ کسی کو الٰہ بنا کر اپنا شریک بنا دے یا وہ اپنی ذات وصفات کے اندر کوئی عیب ونقص پیدا کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''ان اللہ علی کل شیء قدیر'' (سورہ بقرہ:20) ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔'' یہاں شئی سے مراد

marfat.com

ممکن امور ہیں۔

علم سے مراد یہ ہے کہ ہر چیز ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے کہ وہ کسی شئ کے علم کو دریافت یا حاصل کرے۔ تقدیر الٰہی سے بھی یہی مراد ہے کہ ہر چیز ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کے مطابق ہر چیز کو لوح محفوظ پر لکھ دیا ہوا ہے۔ البتہ شیعہ مذہب میں بداء (یعنی اللہ تعالیٰ کو پہلے ایک چیز کا علم نہیں ہوتا تو بعد میں علم حاصل ہو جاتا ہے) کا عقیدہ ہے اور معتزلہ اور وہابیوں (نجدیوں و دیوبندیوں) نے اپنے تراجم قرآن میں اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کی نفی کی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم تنزیہ باری تعالیٰ کی بحث میں اس کی نشاندہی کریں گے اور اس کی تفصیل کے لئے ہماری تصنیف ''قرآن مجید کے غلط ترجموں کی نشاندہی'' کا مطالعہ ضرور کریں۔

ارادہ اور مشیت سے مراد یہ ہے کہ کائنات میں کوئی کام خیر ہو یا شر، اللہ تعالیٰ کے ارادے و مشیت کے بغیر ممکن نہیں۔ البتہ خیر پر اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور نیکو کاروں کو جزاء خیر عطاء فرماتا ہے اور اگر کوئی انسان اپنے قصد و ارادہ سے برا کام کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے اور وہ انسان سزا کا حقدار ٹھہرتا ہے اور تعلیم یہ دی گئی ہے کہ خیر کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے اور شر کو ادباً انسان اپنی ذات یا شیطان کی طرف منسوب کرے۔

دیکھنے اور سننے سے مراد ہے کہ وہ جسمانی آنکھ اور کان کے بغیر ہر چیز کو دیکھتا ہے اور ہر آواز کو سنتا ہے۔

کلام سے مراد کلام نفسی ہے جو کہ ارادے میں ہوتا ہے۔ کلام لفظی جس کا تعلق زبان اور جسم سے ہوتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ پاک ہے اللہ تعالیٰ کا کلام نفسی غیر مخلوق ہے اور کلام لفظی جسے انسان اپنی زبان سے ادا کرتا ہے اور اسی طرح کاغذ پر جو کچھ لکھا ہوا ہے، سب مخلوق ہے۔ معتزلہ فرقہ کے نزدیک کلام اللہ مخلوق ہے۔ امام احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو دور عباسی میں اسی عقیدے کی وجہ سے کوڑے مار مار کر شہید کر دیا گیا لیکن آپ ڈٹے رہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام غیر مخلوق ہے۔ اہلسنت کے نزدیک کلام اللہ کو مخلوق کہنا کفر ہے اور صحابہ کبار نے بھی اس بدعتی عقیدے کو کفر قرار دیا ہے۔

تکوین سے مراد کسی شئ کو پیدا کرنا یا کوئی تبدیلی لانا ہے۔ اگرچہ بہت سی چیزیں فرشتے اور انسان بنا لیتے ہیں اور تبدیلیاں بھی لاتے ہیں لیکن خالق حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے کیونکہ فرشتوں اور انسانوں کو اور ان کی تمام صلاحیتوں کو اور تمام مواد کو اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا ہے اور سب کچھ اس کی مشیت و ارادہ ہی سے ہوتا ہے۔

صفات سلبیہ تنزیہیہ

اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس کا تمام عیوب و نقائص سے پاک ہونا ہے جیسا کہ موت، بیمار ہونا، عاجز ہونا، تھک جانا، بھول جانا کسی کا محتاج ہونا کسی شئی سے ناواقف ہونا، ظلم کرنا، جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی کرنا، مکر وفریب کرنا، دغا کرنا، ٹھٹھہ کرنا، مزاق کرنا، ہنسی کرنا، قہقہہ لگانا، جسم ہونا، باپ ہونا، شوہر ہونا، میاں ہونا، بیٹا ہونا، جسمانی اعضاء والا ہونا، یا جسمانی صفات سے موصوف ہونا وغیرھا۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''وسبحوہ بکرۃ واصیلا۔'' (سورہ احزاب: 106) ترجمہ: ''اور تم اس کی صبح و شام تسبیح یعنی پاکی بیان کرو۔'' مفسر کبیر حضرت علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''التسبیح تنزیہ ذاتہ عن صفۃ الاجسام والتقدیس تنزیہ افعالہ عن صفۃ الذم ونعت السفہ۔'' (تفسیر کبیر جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 391) ترجمہ: ''تسبیح یہ ہے کہ اللہ کی ذات کو جسم کی صفات سے پاک قرار دیا جائے اور تقدیس یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے

marfat.com

تمام افعال کو ہر بری صفت اور فضول بات سے پاک قرار دیا جائے۔''

عقیدۂ تنزیہ باری تعالیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کو ہر عیب سے پاک قرار دینا) اس قدر اہم ہے کہ نماز کا آغاز ہی اس عقیدہ سے کیا جاتا ہے اور نمازی تکبیر تحریمہ کے بعد عرض کرتا ہے ''سبحانک اللّٰھم'' اے اللہ تو ہر نقص و عیب سے پاک ہے اور رکوع و سجود کے اندر بھی نمازی اسی عقیدۂ کا اظہار کرتے ہوئے عرض کرتا ہے سبحان ربی العظیم میرا رب عظیم ہر عیب و نقص سے پاک ہے سبحان ربی الاعلیٰ میرا رب اعلیٰ ہر نقص و عیب سے پاک ہے۔ صحیح بخاری میں امام بخاری جو حدیث سب سے آخر میں لائے وہ حدیث مبارک اسی عقیدہ کی فضیلت و اہمیت بیان کر رہی ہے۔ امام بخاری روایت فرماتے ہیں:

''عن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلمتان حبیبتان الی الرحمن خفیفتان علی اللسان ثقیلتان علی المیزان سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم.'' ترجمہ: ''دو کلمے رحمٰن کو بہت ہی زیادہ پیارے ہیں زبان پر بہت ہلکے ہیں اور ترازو پر بہت وزنی ہیں (اور وہ یہ ہیں): ''سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم'' ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ ہر عیب و نقص سے پاک ہے اور اس کی حمد کے ساتھ اللہ ہر عیب و نقص پاک ہے جو بہت بزرگی والا ہے۔''

عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ کی خلاف ورزی

اہلسنت مخالف فرقوں کے علماء نے اپنے تراجم قرآن میں اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کی طرف دغا، دھوکہ، فریب جیسے عیوب و نقائص کی نسبت کر کے بارگاہِ الوہیت میں کھلی گستاخی کا ارتکاب کیا ہے تفصیل کے لئے دیکھئے ''ان المنافقین یخادعون اللّٰہ وھو خادعھم.'' (سورہ نساء:142) کے تحت سعودی حکومت کے اردو تراجم قرآن اور پاک و ہند میں مودودی، دیوبندی، اہل حدیث، قادیانیوں، شیعہ، پرویزی فرقہ، سر سید احمد خاں اور خاکساروں کے تراجم، اور اسی طرح ''ومکروا ومکر اللّٰہ واللّٰہ خیر الماکرین'' (سورہ آل عمران:54)، ''ان کیدی متین.'' (سورہ اعراف:183)، ''نسو اللّٰہ فنسیھم'' (سورہ توبہ: 7 6)، ''اللّٰہ یستھزئ بھم.'' (سورہ بقرہ: 15)، ''فیسخرون منھم سخر اللّٰہ منھم.'' (سورہ توبہ: 79)، میں بھی نجدی فکر کے علماء نے اللہ تعالیٰ کی طرف ٹھٹھہ، مذاق، ہنسی، چال، مکر، داؤ، تمسخر، فریب اور بھولنے جیسے عیوب و نقائص منسوب کئے ہیں۔

اسی طرح فرقہ قدریہ اور فرقہ معتزلہ کی طرح نجدی فکر کے کثیر علماء نے اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کی نفی کی ہے اور وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ (سورہ بقرہ:143) کا غلط ترجمہ کر کے اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کی نفی کا واضح اشارہ دیا ہے چنانچہ سعودی عرب کے شائع کردہ ترجمہ قرآن میں مدرسہ دیوبند کے شیخ الجامعہ، شیخ الہند محمود الحسن ترجمہ کرتے ہیں ''نہیں مقرر کیا تھا ہم نے وہ قبلہ جس پر تو پہلے تھا مگر اس واسطے کہ معلوم کریں کون تابع رہیگا رسول کا'' اس ترجمہ میں اور اسی طرح کے دیگر مقامات پر اللہ تعالیٰ کے لئے ''معلوم کریں'' کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کچھ باتوں سے بے خبر ہوتا ہے کہ انہیں معلوم کرتا ہے حالانکہ کہ اللہ تعالیٰ تو ازل ہی سے ہر شئی کا عالم ہے اور وہ معلوم کرنے کے عیب سے پاک ہے۔

اسی طرح پاک و ہند کے تمام نجدی فرقوں (تبلیغی دیوبندی، اہل حدیث، مودودی وغیرھا) کے پیشوا اسمٰعیل دہلوی اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں رقمطراز ہے ''اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر

marfat.com

لیجئے یہ اللہ صاحب کی شان ہے'' اس خطرناک عبارت میں دریافت کرنے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ دریافت کرنے کے عیب سے پاک ہے کیوں کہ دریافت تو وہ کرتا ہے جو پہلے کسی شئی کے بارے میں اندھیرے میں ہو۔

نیز اسی فرقہ کے مشہور مفسر مولوی حسین علی واں بھچراں ''تفسیر بلغۃ الحیران'' کے صفحہ: 157، 158 پر منکرین تقدیر فرقہ معتزلہ کی تائید کرتے ہوئے لکھتا ہے ''اور انسان خود مختار ہے، اچھے کام کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا اور آیات قرآنیہ جیسا کہ یَعْلَمِ اللّٰہ وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔''

جبکہ اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کائنات کی ماضی وحال کی طرح مستقبل کی تفصیلات کا ازل سے ہی عالم ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''مَنِ اعْتَقَدَ اَنَّ اللّٰہَ لَایَعْلَمُ الْاَشْیَاءَ قَبْلَ وُقُوْعِھَا فَھُوَ کَافِرٌ''. (فقہ اکبر) ترجمہ: ''جو عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ اشیاء کو واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا تو وہ کافر ہے۔''

دراصل یہ عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ پر بعض امور پہلے مخفی ہوتے ہیں پھر بعد میں اللہ تعالیٰ پر اُن کا انکشاف ہوتا ہے ''بداء کا عقیدہ'' کہلاتا ہے اور اس عقیدہ کا موجد شیعہ مذہب ہے شیعہ مذہب کی سب سے معتبر کتاب ''اصول کافی'' مترجم جلد 1 صفحہ 162 تا 165 طبع کراچی میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بدا ہو جاتا ہے اور ''حاشیہ تفسیر قمی'' جلد 1 صفحہ 39 طبع ایران میں ہے کہ بداء سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی چیز کا پہلے سے علم نہ ہو، پھر بعد میں اس کو علم ہو جائے۔ لہذا فرقہ معتزلہ اور نجدی فکر کے علماء نے اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کی نفی کے کھلے اشارے دے کر شیعہ مذہب کی پیروی کی ہے (العیاذ باللہ من ذالک)

اسی طرح مخالفینِ اہلسنت نے ''الرحمن علی العرش استوی.'' (سورہ طٰہٰ :5) کے مقام پر اللہ تعالیٰ کی طرف عرش پر چڑھنے، قائم ہونے، متمکن ہونے، قرار پکڑنے، جلوہ فرما ہونے جیسے ترجے کرکے اللہ تعالیٰ کے جسم ہونے اور اس کے عرش کے محتاج ہونے کے اشارے دیئے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ خالق اجسام ہے اور جسم اور صفاتِ جسم سے پاک ہے اور عرش پر قرار پکڑنے جیسے عیوب ونقائص سے پاک ہے (سبحان اللہ عما یصفون)

بہر حال اہلسنت وجماعت کو بلا جواز شرعی مشرک کہنے والوں نے اپنے تراجم قرآن میں اللہ تعالیٰ کو کھل کر عیبی قرار دے کر اللہ تعالیٰ کی شانِ الوہیت کی نفی کی ہے اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت فرمائے۔

☆ عقیدۂ رسالت ☆

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (سورہ فتح: 29) ترجمہ: محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ یہ عقیدۂ رسالت بھی اسلام کا قطعی عقیدہ ہے جس کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا لیکن بڑے دُکھ کی بات ہے کہ فرقہ اہل حدیث کے ممتاز عالم مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اخبار اہل حدیث میں لکھا ''اگر کوئی لا الہ الا اللہ پڑھے اور محمد رسول اللہ کا قائل نہ ہو تو وہ بھی اُمیدوار نجات ہے۔'' اس کا ذکر جمعیت اہل حدیث مسجد چینی لاہور کے معتمد میاں عبد العزیز نے اپنی کتاب ''حقیقت مناظرہ اہل حدیث ومقلدین قلعہ گوجر سنگھ لاہور 1966'' کے صفحہ نمبر 10 پہ کیا ہے جبکہ قرآن مجید میں منکرینِ رسالت مصطفیٰ ﷺ کو کافر اور لعنتی قرار دیا گیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے ''فَلَمَّا جَآءَھُمْ مَّا عَرَفُوْا کَفَرُوْا بِہٖ فَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ (بقرہ: 89) ترجمہ ''پس جب (رسول) اُن کے پاس آگئے تو انہوں نے اُن کے ساتھ کفر

کیا پس کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔" لیکن حیرت ہے کہ دنیا بھر کے اہل حدیث اور دیگر نجدی فکر کے علماء نے عقیدہ رسالت کا انکار کرنے پر مولوی ثناء اللہ امر تسری کو کافر نہیں کہا جبکہ قرآن مجید منکر رسالت مصطفیٰ ﷺ کو کافر و لعنتی قرار دیتا ہے۔

لفظ "محمد" (ﷺ) کا معنی ہے بہت ہی زیادہ تعریف کیا ہوا، بہت ہی زیادہ تعریف کے لائق۔ بظاہر یہ نام حضور نبی اکرم ﷺ کے دادا جان حضرت عبد المطلب نے رکھا کیوں کہ حضرت عبد المطلب نے اُم رسول حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا سے حضور ﷺ کی عظمت و شان کے بارے میں آپ کی خوابوں اور مشاہدات کو سنا تھا اور آپ نے خود بھی ایام ولادت نبوی میں اور ولادت نبوی کے بعد آپ ﷺ کی برکات و عظمتوں کا مشاہدہ کیا تھا لہذا جب خاندان والوں نے آپ سے یہ نام رکھنے کی وجہ پوچھی تو فرمایا: لاَرَدْتُّ اَنْ یَحْمَدَهُ اللّٰهُ فِی السَّمَاءِ وَخَلْقُهٗ فِی الْاَرْضِ یعنی میرا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں اور اس کی مخلوق زمین میں اِن کی تعریف کرے گی۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ نام خود اللہ تعالیٰ نے رکھا تھا جیسا کہ مستدرک حاکم کی صحیح روایت میں ہے کہ جب آدم علیہ السلام نے حضرت محمد رسول ﷺ کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی لغزش کی معافی مانگی تو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے کہا اے آدم تم نے محمد (ﷺ) کو کیسے پہنچانا حالانکہ ابھی اُن کی ولادت نہیں ہوئی تو آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب جب تو نے مجھے پیدا کیا اور مجھ میں روح پھونکی میں نے سر اٹھایا تو میں نے عرش معلی کے پایوں میں "لا الہ اللہ محمد رسول اللہ" لکھا ہوا دیکھا جس سے میں نے اندازہ لگایا کہ حضرت محمد ﷺ تیری بارگاہ میں ساری مخلوق سے زیادہ پیارے ہیں لہذا میں نے اُن کا وسیلہ اختیار کیا

حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَشَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِیُجِلَّهٗ
فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ

ترجمہ: اور اللہ نے آپ ﷺ کو عزت و بزرگی دینے کی خاطر آپ کا نام اپنے نام سے مشتق فرمایا پس عرش والا "محمود" ہے اور یہ "محمد" ہیں۔

"محمود" اللہ کا نام ہے جس کا معنی ہے حمد کیا ہوا اور "محمد" (ﷺ) کا معنی ہے بہت ہی زیادہ حمد کیا ہوا۔ اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد صرف مخلوق کرتی ہے اور حضرت محمد رسول ﷺ کی حمد مخلوق بھی کرتی ہے اور خود اللہ تعالیٰ بھی کرتے ہیں جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے "صَلٰوةُ اللّٰهِ ثَنَاءُهٗ عَلَیْهِ عِنْدَ الْمَلٰئِکَةِ یعنی اللہ تعالیٰ کے درود کی حقیقت، اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کے سامنے آپ ﷺ کی حمد و ثناء بیان کرنا ہے

آپ ﷺ کے ذاتی وصفاتی اسماء

حضور نبی اکرم ﷺ کے کل اسماء ننانوے ہیں اور خاتمۃ المحققین حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوت میں فرمایا کہ آپ ﷺ کے اسماء مبارکہ کی تعداد ایک ہزار ہے اِن اسماء میں سے محمد ﷺ اور احمد ﷺ آپ کے ذاتی اسماء ہیں اور باقی تمام صفاتی ہیں لیکن علماء نے صراحت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے دونوں ذاتی اسماء محمد ﷺ اور احمد ﷺ میں آپ کی ذات مقدسہ کے ساتھ آپ کی صفات بھی ملحوظ ہیں۔

لفظ محمد ﷺ کے بارے میں چند شرعی احکام

1﴾...... کافر جب اسلام قبول کرے تو لازم ہے کہ آپ ﷺ کے اسماء مبارکہ میں سے صرف لفظ محمد ﷺ کے ساتھ آپ کی رسالت کا اعلان کرے یعنی "محمد رسول اللہ" کہے نہ کہ "احمد رسول اللہ" یا "رؤف رسول اللہ" (سبل الرشاد والهدیٰ امام محمد یوسف صالحی شامی)

marfat.com

2 ﴿...... اسی طرح خطبہ ، اذان اور تشہد میں بھی اسماء مبارکہ میں سے صرف ''محمد'' ﷺ لانا ضروری ہے۔

3 ﴿...... لفظ ''محمد'' ﷺ جب بھی پہلی بار کسی مجلس میں پڑھا جائے یا لکھا جائے یا سنا جائے تو پڑھنے والے ،سننے والے اور لکھنے والے پر واجب ہے کہ اسم مبارک کے ساتھ درود شریف پڑھے یا لکھے اور لکھنے والے کے لئے درود شریف میں تخفیف کرنا یعنی ''ص'' یا صلعم لکھنا مکروہ تحریمی ہے۔امام طحاوی حواشی ردالمختار میں لکھتے ہیں ''یُکْرَہُ الرَّمْزُ بِالصَّلٰوۃِ وَالتَّرَضِی بَالْکِتَابَۃِ یعنی درود شریف اور رضی اللہ عنہ لکھنے میں اشارہ مکروہ ہے اور فتاویٰ تتارخانیہ میں تو ایسا کرنے والے کے لئے سخت وعید ہے۔

4 ﴿...... اذان میں لفظ ''محمد'' (ﷺ) سننے والے کے لئے خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سنت ہے کہ انگوٹھے چومے اور آنکھوں پر ملے اور کہے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔ محدث کبیر شارح مشکوٰۃ حضرت ملا علی قاری مکی رحمۃ اللہ علیہ نے موضوعات کبیر میں صراحت فرمائی ہے کہ یہ روایت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے درجہ صحت کو پہنچی ہے لہذا ہمارے عمل کے لئے کافی ہے کیوں کہ ارشاد نبوی ہے تم پر میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے۔اور امام شامی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فقہ حنفی کی معتبر کتاب ردالمختار المعروف فتاویٰ شامی میں اس عمل کو مستحب قرار دیا ہے اور روایات کی روشنی میں لکھا ہے کہ جو شخص یہ عمل اختیار کرے گا تو قیامت کے دن حضور ﷺ اس کی جنت کی طرف قیادت فرمائیں گے۔

5 ﴿...... صفاتی معنی (یعنی بہت زیادہ تعریف کیا ہوا) ملحوظ رکھ کر آپ ﷺ کو یا محمد (ﷺ) کے الفاظ سے پکارنا درست ہے۔اللہ تعالیٰ ،جبرئیل امین ،اور صحابہ کی سنت ہے اور روایات سے ثابت ہے کہ وصال نبوی کے بعد بھی صحابہ کرام یا محمد اور یا محمداہ (یعنی اے محمد (ﷺ) مدد فرمائیں) کے الفاظ سے آپ ﷺ کو قریب وبعید سے پکارتے تھے۔لیکن یاد رہے کہ بے ادبی کے انداز میں یا محمد (ﷺ) کہنا سخت ممنوع ہے۔

لفظ محمد (ﷺ) کے بارے میں اسی پر اکتفاء کرتے ہیں وگرنہ اس قدر فضائل ومسائل ہیں کہ زندگیاں بھی لگا دی جائیں تو برکاتِ نام محمد ﷺ کا شمار ممکن نہیں ۔اے اللہ مجھے ، قارئین اور آپ ﷺ کی ساری امت کو اپنے حبیب اکرم ﷺ کے نام مبارک کی برکتیں عطا فرما۔
آمین

رسول ونبی پر مختصر کلام

رسول :رسالت سے ہے رسالت کا معنی ''پیغام پہنچانا'' ہے اور شریعت میں رسالت ،اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفارت کاری کو کہتے ہیں اور رسول فرشتوں میں بھی ہیں اور انسانوں میں بھی ۔فرشتوں میں حضرت جبرئیل امین علیہ السلام ،حضرت اسرافیل علیہ السلام اور کئی دیگر فرشتے اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں جو اللہ تعالیٰ کا پیغام دیگر فرشتوں اور انبیاء کرام علیہم السلام کو پہنچاتے ہیں اور انسانوں میں رسول وہ انبیاء ہیں جو نئی شریعت لے کر مبعوث ہوئے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا انبیاء کی تعداد کتنی ہے فرمایا: ایک لاکھ چوبیس ہزار ،عرض کیا اُن میں سے کتنے رسول ہیں ،فرمایا 310 سے کچھ زیادہ اور ایک روایت میں فرمایا 313۔

لہذا نبی اور رسول کے درمیان عام خاص من وجہ کی نسبت ہے یعنی ہر رسول نبی ہوتا ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔

نبی: نبی کا لغوی معنی ہے غیب کی خبر رکھنے والا، غیب کی خبر دینے والا، بلند مقام ومرتبہ پر فائز اور شریعت میں نبی وہ مرد ہے جس پر وحی الٰہی کا نزول ہو اور اللہ تعالیٰ نے خود

marfat.com

اسے تبلیغ دین پر مامور فرمایا ہو۔

وحی کیا ہے:

لغتِ عرب میں وحی کا معنی ہے: تیز اشارہ، چپکے سے پیغام پہنچانا وغیرہ لیکن شریعت میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا خود بلاواسطہ یا بواسطہ فرشتہ اپنے نبی پر اپنے کلام کو نازل کرنا ہے۔

وحی کی صورتیں:

وحی کی ایک صورت، انبیاء کرام کے خواب ہیں جو کہ قطعی ویقینی ہیں۔وحی کی دوسری صورت یہ ہے کہ فرشتہ،نبی کے دل میں اللہ کا کلام نازل کرتا ہے وحی کی تیسری صورت یہ ہے کہ فرشتہ نبی کے کان میں کلامِ الٰہی ڈالتا ہے وحی کی چوتھی صورت یہ ہے کہ فرشتہ اپنی اصل صورت میں نبی کے سامنے حاضر ہو کر بالمشافہ کلامِ الٰہی پہنچاتا ہے۔وحی کی پانچویں صورت یہ ہے کہ فرشتہ کسی انسان کبھی جانے پہچانے اور کبھی اجنبی شخص کی صورت میں نبی کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کلام الٰہی پہنچاتا ہے۔وحی کی چھٹی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتے کے واسطے کے بغیر خود نبی کے دل میں اپنا کلام نازل کرتا ہے وحی کی ساتویں صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رؤیت کے بغیر نبی سے کلام فرماتا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام سے کوہ طور پر کیا اور آٹھویں صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دیدار کے ساتھ اپنے نبی سے کلام فرماتا ہے جیسا کہ شب معراج حضور نبی کریم ﷺ کو شرفِ دیدار بھی بخشا اور کلام بھی فرمایا۔

یاد رہے کہ وحی کی اس آخری صورت کا شرف حضور نبی اکرم ﷺ کے سوا کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوا۔

غیب کیا ہے:

غیب سے مراد وہ چیزیں ہیں جو حواس اور بداہت عقل کی پہنچ سے بالاتر ہوں جیسے ذات باری تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کی وحی، ملائکہ،جنت ودوزخ اور قبر کا جنت کا باغ یا دوزخ کا گڑھا بننا وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ کی دیگر صفات کی طرح علم غیب بھی اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفت ہے اور اللہ تعالیٰ کی عطا کے بغیر علمِ غیب کسی کو حاصل نہیں ہوتا۔جب حضور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ دانائے غیوب ہیں تو اس سے مراد عطائی علم غیب ہوتا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے ''عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًاۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (سورہ جن: 26.27) ترجمہ: غیب کا عالم (یعنی اللہ تعالیٰ) اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا ماسوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔اس آیت مبارکہ کی رو سے حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے عطائی علمِ غیب کا ثبوت اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ ہے۔اور طبرانی اور کنز العمال کی حدیث میں ہے بیشک اللہ تعالیٰ نے دنیا کو میرے سامنے رکھ دیا ہے میں اسے قیامت تک جو کچھ اس میں ہونے والا ہے کو اس طرح دیکھتا ہوں جیسا کہ اپنی ہتھیلی کو۔

فضائل سیدنا محمد ﷺ

آخر میں حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمتوں کے چند اشارات پیش کئے جاتے ہیں جو کہ کتاب وسنت کے مضبوط دلائل سے ثابت ہیں۔

☆ آپ ﷺ ہی اوّل المخلوقات ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپکے نور (حقیقتِ محمدیہ) کو ساری کائنات سے پہلے پیدا کیا۔

☆ آپ ﷺ ہی روح عالم اور جوہر کائنات ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے نور سے ساری کائنات پیدا کی

☆ آپ ﷺ ہی رحمۃ للعالمین ہیں کہ ساری کائنات کو آپ ﷺ کی وجہ سے اور آپ کے نور سے وجود ملا اور آپ ﷺ ہی پوری کائنات کے لئے فیوضِ الٰہیہ کے حصول کیلئے واسطہ کبریٰ اور وسیلہ عظمیٰ ہیں۔

☆ آپ ﷺ بالاجماع افضل الخلق ہیں اسی طرح آپ ﷺ احسن الخلق بھی ہیں آپ جیسا حسین و جمیل کائنات میں دیکھا نہیں گیا۔

☆ آپ ﷺ پر نازل شدہ کتاب قرآن مجید آپ ﷺ کا دائمی معجزہ ہے دنیا بھر کے کفار اس کی ایک سورت کی مثل سورت نہیں بنا سکتے۔

☆ قرآن مجید علوم و معارف کا سمندر ہے اور قیامت تک تمام بنی نوع انسان کے لئے کامل واکمل دستور حیات ہے جس پر عمل کر کے مسلمان اپنی دنیا و آخرت سنوار سکتے ہیں۔

☆ آپ ﷺ سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں آپ ﷺ کی بعثت کے بعد تا قیامت کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو شاہد یعنی حاضر و ناظر بنا کر بھیجا ہے آپ ﷺ نور نبوت سے اپنی حیات ظاہرہ میں اور اب قبر انور میں پوری امت کے اعمال و احوال حتی کہ دلوں میں پیدا ہونے والے خیالات سے بھی باخبر ہیں اور قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ اُمت کیلئے استغفار فرماتے ہیں۔

☆ آپ ﷺ قبر انور کے اندر بھی شافع اور وسیلہ ہیں اور صحابہ کبار کا آپ ﷺ سے بعد از وصال قریب و بعید سے امداد مانگنا ثابت ہے۔

☆ آپ ﷺ اپنی قبر انور سے پہلے پچھلے تمام اولیاء امت کی فیض رسانی کر رہے ہیں اور تمام اولیاء امت کی کرامات کا سرچشمہ بھی آپ ﷺ ہی کی ذات گرامی ہے۔

☆ آپ ﷺ نے کسی انسان سے پڑھنے کے بغیر قیامت تک پوری دنیا کے لوگوں کو ایک کامل واکمل اور بے مثل نظام حیات عطا فرمایا۔ دنیا کے ترقی یافتہ پڑھے لکھے لوگ اجتماعی کوششوں کے باوجود بھی ایسا کامل نظام حیات پیش نہ کر سکے جس سے آپ ﷺ کا رسولِ خدا ہونا عقلاً ثابت ہوتا ہے۔

☆ ہزاروں لوگوں نے آپ ﷺ سے بے شمار معجزات کا مشاہدہ کیا یہ بھی آپ ﷺ کے رسول حق ہونے کی واضح دلیل ہے۔

☆ آپ ﷺ تمام انبیاء ورسل کے اخلاق عالیہ کے جامع ہیں بلکہ ہر خلق میں ہر ایک سے زیادہ کامل واکمل ہیں۔

☆ آپ ﷺ کی سینکڑوں پیش گوئیاں سب کی سب سچ ثابت ہوئیں اور ہو رہی ہیں یہ بھی آپ ﷺ کے سچے رسول ہونے کی دلیل ہے۔

☆ شب معراج آپ ﷺ نے سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ شرف آپ کے علاوہ کسی پیغمبر یا فرشتے کو عطا نہیں فرما۔

☆ آپ ﷺ سراپا طہارت اور ہر قسم کے گناہوں سے معصوم ہیں بلکہ آپ نے بچپن سے لے کر وصال تک کوئی ناپسندیدہ کام بھی نہیں کیا۔ افسوس کہ "وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ "(سورہ محمد:۱۹) اور '' لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ "(سورہ فتح:2) کے تحت مخالفین اہلسنت نے آپ ﷺ کی طرف گناہوں کی نسبت کر کے گستاخی کی انتہاء کر دی ہے۔ حالانکہ ان مقامات پر حضور شفیع المذنبین ﷺ کی امت کے گناہ مراد ہیں۔

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا"

ترجمہ: "پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا، مسجد حرام سے مسجد اقصا تک جس کے گردا گرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔"

آیہ مذکورہ میں آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے واقعہ معراج شریف کو بیان فرمایا گیا ہے۔ نبوت کے بارہویں سال سید عالم ﷺ معراج سے نوازے گئے۔ اشہر یہ ہے کہ ستائیسویں رجب کو معراج ہوئی۔ مکہ مکرمہ سے حضور ﷺ کا بیت المقدس تک شب کے چھوٹے حصے میں تشریف لے جانا نص قرآنی سے ثابت ہے، اس کا منکر کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور منازل قرب میں پہنچنا احادیث صحیحہ معتمدہ مشہورہ سے ثابت ہے جو حد تواتر کے قریب پہنچ گئی ہیں، ان کا منکر گمراہ ہے۔

معراج شریف بحالت بیداری جسم وروح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی۔ یہی جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے اور اصحاب رسول ﷺ کی کثیر جماعت اسکی معتقد ہے۔ نصوص آیات واحادیث سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے۔" (خزائن العرفان)

مولوی محمود الحسن دیوبندی نے بھی آیہ مذکورہ کی تفسیر میں لکھا کہ:

"بندہ بدن اور روح دونوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ کو یہ معراج جسم کے ساتھ ہوئی تھی۔"

(ترجمہ: مولانا محمود الحسن مع حاشیہ وفوائد القرآن)

اللہ تبارک تعالی نے معراج شریف کی مزید حقیقت ان آیات میں ارشاد فرمائی:

"وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی...... تا...... لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی."

ترجمہ: "اس پیارے چمکتے تارے محمد (صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) کی قسم! جب یہ معراج سے اترے۔ تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے۔ اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔ انہیں سکھایا سخت قوتوں والے طاقتور نے۔ پھر اس جلوہ نے قصد فرمایا۔ اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا۔ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا۔ پھر خوب اتر آیا۔ تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔ تو کیا تم ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو۔ اور انہوں نے تو وہ جلوہ دوبار دیکھا۔ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اس کے پاس جنت الماویٰ ہے۔ جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا۔ آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔ بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔" (کنزالایمان)

"نجم" سے مراد ذات گرامی ہادی برحق سید انبیاء حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ہے۔ (خازن)

marfat.com

اور ''شدید القویٰ'' سے مراد حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے نزدیک ذات خداوندی ہے، اس نے اپنی ذات کو اس وصف کے ساتھ ذکر فرمایا۔ معنی یہ ہیں کہ سید عالم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بے واسطہ تعلیم فرمائی۔

(تفسیر خزائن العرفان بحوالہ تفسیر روح البیان)

تفسیر روح البیان میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے افق اعلیٰ یعنی آسمانوں کے اوپر استویٰ فرمایا اور جبریل امین سدرۃ المنتہیٰ پر رک گئے، آگے نہ بڑھ سکے۔ انہوں نے کہا اگر میں ذرا بھی آگے بڑھوں تو تجلیات جلال مجھے جلا ڈالیں اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھ گئے اور مستوائے عرش سے بھی گزر گئے اور حضرت مترجم (امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی) قدس سرہ کا ترجمہ اس طرف مشیر ہے کہ استویٰ کی اسناد حضرت رب العزت عز وعلا کی طرف ہے اور یہی قول حسن رضی اللہ عنہ کا ہے۔ (خزائن العرفان)

''وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى'' کی تفسیر میں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فوق سماوات پر پہنچے تو تجلی ربانی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئی۔ ''ثُمَّ دَنَا'' کی تفسیر میں مفسرین کے کئی قول ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت حق کے قرب سے مشرف ہوئے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے قرب کی نعمت سے نوازا، اور یہی صحیح تر ہے۔ (خزائن العرفان)

''فَتَدَلّٰى'' کے معنی میں بھی چند قول ہیں۔ ایک تو یہ کہ نزدیک ہونے سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا عروج ووصول مراد ہے۔ اور اتر آنے سے نزول ورجوع۔ تو حاصل معنی یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے قرب میں باریاب ہوئے پھر وصال کی نعمتوں سے فیضیاب ہو کر خلق کی طرف متوجہ ہوئے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت رب العزت اپنے لطف ورحمت کے ساتھ اپنے حبیب سے قریب ہوا، اور اس قرب میں اضافہ فرمایا۔ تیسرا قول یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مقرب درگاہ ربوبیت ہو کر سجدہ اطاعت ادا کیا۔ (روح البیان) بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ قریب ہوا جبار رب العزت......الخ

(خازن بحوالہ تفسیر خزائن العرفان)

''مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى'' کے بارے میں بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ حضرت جبریل کو دیکھا لیکن مذہب صحیح یہ ہے کہ سید عالم ﷺ نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھا اور یہ دیکھنا کس طرح تھا چشم سر سے یا چشم دل سے؟ اس میں مفسرین کے دونوں قول پائے جاتے ہیں۔

احادیث و روایات

حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ.''

''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب تعالیٰ کو احسن صورت میں دیکھا۔''

(مشکوٰۃ شریف)

اسی حدیث میں ہے کہ:

''میرے رب نے اپنی رحمت کا ہاتھ میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا پس میں نے اس کے وصولِ فیض کی سردی اپنے سینے میں پائی۔ پس مجھے ان تمام چیزوں کا علم ہو گیا جو کہ آسمانوں اور زمینوں میں تھیں۔''

(مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے رب العزت کو اپنے قلب مبارک سے دوبار دیکھا۔ (مسلم)

marfat.com

طبرانی اور خصائص الکبریٰ میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"اِنَّ مُحَمَّداً صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَاٰی رَبَّهٗ مَرَّتَیْنِ مَرَّةً بِبَصَرِهٖ وَمَرَّةً بِفُؤَادِهٖ."

"بلاشبہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دوبار دیکھا۔ ایک بار سر کی آنکھ سے اور ایک بار دل کی آنکھ سے۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے امام بیہقی نے کتاب الرؤیت میں روایت نقل فرمائی کہ:

"اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی اِبْرَاهِیْمَ بِالْخُلَّةِ وَاصْطَفٰی مُوْسٰی بِالْکَلَامِ وَاصْطَفٰی مُحَمَّداً بِالرُّؤْیَةِ."

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلت سے اور موسیٰ علیہ السلام کو کلام سے اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے دیدار سے امتیاز بخشا۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اِنَّ مُحَمَّداً صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَاٰی رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ."

(ابن خزیمہ، زرقانی علی المواہب)

"بلاشبہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے رب العزت کو دیکھا۔"

مسلم شریف کی حدیث ہے:

"رَاَیْتُ رَبِّیْ بِعَیْنِیْ وَبِقَلْبِیْ."

"میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھ اور اپنے دل سے دیکھا۔"

شفا شریف میں ہے کہ حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ قسم کھا کر فرماتے تھے کہ:

"لَقَدْ رَاٰی مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَبَّهٗ."

"بلاشبہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔"

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میں حدیث ابن عباس کے مطابق (عقیدہ رکھتے ہوئے) کہتا ہوں کہ آپ نے اپنے رب کو اسی آنکھ سے دیکھا، دیکھا، دیکھا...... یہاں تک فرماتے رہے کہ سانس ٹوٹ گئی۔"

امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امام ابو الحسن اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور صحابہ کرام کی ایک جماعت نے فرمایا:

"اِنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَی اللّٰهَ تَعَالیٰ بِبَصَرِهٖ وَعَیْنَیْ رَاْسِهٖ."

"نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ان سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے۔"

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: "اکثر علماء کے نزدیک فوقیت اس کو ہے کہ بلاشبہ نبی ﷺ نے شب معراج میں اپنے رب کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا ہے۔"

الغرض!

حضور پر نور شافع یوم النشور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی چشمان نبوت کی عظمت کو سلام! یہ وہ مقدس آنکھیں ہیں کہ:

قبر میں دیکھیں موسیٰ کو پڑھتے نماز
اس نظر کی نظافت پہ لاکھوں سلام
وہ نظر جس کے آگے جہاں مثل کف
اس کی بے حد بصارت پہ لاکھوں سلام
دیکھتی ہیں جو رب کو بلا واسطہ!
ایسی آنکھوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام
اپنی امت کی خاطر جو پر نم ہوئیں
چشم تر کی حقیقت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حدیث کی نظر میں

------------ تحریر: استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

"قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ يَنۡبَغِیۡ لِقَوۡمٍ فِيۡهِمۡ اَبُوۡبَكۡرٍ اَنۡ يَّؤُمَّهُمۡ غَيۡرُهٗ." (1)

ترجمہ:

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس قوم میں ابو بکر ہوں اس کیلئے لائق نہیں کہ ان کی امامت ابو بکر کے سوا کوئی اور کرے۔"

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امت مسلمہ کی امامت (چاہے امامت صغریٰ یعنی نماز ہو، چاہے امامت کبریٰ یعنی خلافت نبوی ہو) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حق ہے۔ اس حدیث سے دیگر مسائل ونکات کے علاوہ خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس امت میں نبی علیہ السلام کے بعد فضیلت اور استحقاقِ امامت وخلافت ثابت ہے۔

مسئلہ افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اہلسنت وجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ اس امت میں حضور سید المرسلین ﷺ کے بعد سب سے افضل واعلیٰ مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند جلیل حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

ترجمہ: "میں نے اپنے والد گرامی سے سوال کیا کہ نبی علیہ السلام کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا: حضرت ابو بکر۔" (2)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام ایک خط میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"وکان افضلھم فی الاسلام، کما زعمت، وانصحھم للہ ولرسولہ، الخلیفۃ الصدیق وخلیفۃ الخلیفۃ الفاروق، ولعمری ان مکانھما فی الاسلام لعظیم، وان المصاب بھما لجرح فی الاسلام شدید، یرحمھما اللہ وجزاھما باحسن ما عملا۔" (3)

ترجمہ: "آپ (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اسلام میں سب لوگوں سے افضل تھے، جیسا کہ آپ کی رائے ہے، اور ان میں سے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ سب سے زیادہ مخلص تھے، خلیفہ صدیق تھے اور خلیفہ کے خلیفہ فاروق تھے، مجھے اپنی زندگی کی قسم ان کا اسلام میں مرتبہ بہت عظیم ہے اور ان کی وفات کا حادثہ اسلام میں شدید زخم ہے، اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحمت نازل فرمائے اور انہیں ان کے بہترین اعمال کی جزا عطا فرمائے۔"

marfat.com

(یہی خط دیگر شیعہ علماء نے شرح نہج البلاغہ میں درج کیا ہے)

اسلام میں افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ اس قدر اہم ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا:

''اس امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل الناس ہیں، اگر کسی شخص نے اس کے برخلاف کوئی بات کہی تو وہ مفتری (بہتان باندھے والا) ہے، اور اسے وہی سزا دی جائے گی جو مفتری کے لیے شریعت نے رکھی ہے۔'' (4)

افضلیت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر صحابہ کبار اور اہلبیت نبوی کا اجماع منعقد ہو چکا ہے، یہاں تک کہ علماء کلام نے لکھا ہے کہ اہلسنت ہونے کی علامت ''تفضیل الشیخین''، یعنی حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو تمام صحابہ واہل بیت سے افضل جاننا ہے۔ انہی دلائل شرعیہ کی رو سے امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابر علماء اہل سنت نے اس عقیدہ کے مخالف کو گمراہ اور بدمذہب قرار دیا ہے۔ (5)

مسئلہ امامت

امامت کا معنیٰ ہے: پیشوا ہونا، نمونہ ہونا، نماز پڑھانا وغیرہ۔ شریعت میں امامت کی دو قسمیں ہیں:

☆ امامت صغریٰ: یعنی نماز کی امامت۔

☆ امامت کبریٰ: رسول اللہ ﷺ کی خلافت ونیابت مطلقہ۔

رسول اللہ ﷺ کے بعد یہ دونوں امامتیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ثابت ہیں اور آپ ان دونوں امامتوں کے سب سے زیادہ حقدار ہیں۔

امامت صغریٰ

امامت صغریٰ یعنی امامت نماز امامت حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی وفات سے چند روز قبل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد فرمادی تھی۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی علیہ السلام کا مرض شدت اختیار کر گیا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کی اطلاع کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا:

''مروا ابابکر ان یصلی بالناس.''

ترجمہ: ''ابو بکر کو کہو کہ وہ لوگوں کی امامت کروائیں۔''

حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکر نرم دل ہیں، جب آپ ﷺ کے مصلیٰ پر کھڑے ہونگے تو لوگوں کو (قرأت) نہیں سنا سکیں گے، یعنی رونے لگیں گے کتنا ہی اچھا ہو کہ آپ حضرت عمر کو یہ حکم فرمائیں۔ تو نبی علیہ السلام نے پھر فرمایا:

''مروا ابابکر ان یصلی بالناس.'' (6)

ترجمہ: ''ابو بکر کو کہو کہ وہ لوگوں کی امامت کروائیں۔''

یہ تو صحیح بخاری کی روایت ہے اور جامع ترمذی کی روایت آپ پہلے مطالعہ کر چکے ہیں جس میں ارشاد نبوی ہے کہ ''جس قوم میں ابو بکر ہوں اس کیلئے لائق ومناسب نہیں کہ ان کی امامت ابو بکر کے سوا کوئی اور کرے۔'' (7)

نبی علیہ السلام نے یہ ارشاد گرامی اکابر صحابہ واہل بیت کی مدینہ منورہ میں موجودگی کے وقت ارشاد فرمایا۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

marfat.com

رسول اللہ ﷺ کی آخری بیماری میں سترہ نمازوں کی امامت فرمائی اور تمام صحابہ واہل بیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے رہے۔

امامت کبریٰ یعنی خلافت نبوی

اس امامت سے مراد نبی علیہ السلام کی نیابت مطلقہ ہے، اور امام وہ ہے جسے مسلمانوں کے امور دین ودنیا میں حسب شرع محمدی تصرف عام کا اختیار ہو اور (غیر معصیت میں) اس کی اطاعت مسلمانوں پر لازم ہو۔ اہل سنت کے نزدیک امام کے لئے مسلمان، عاقل، بالغ، آزاد، قادر، اور قرشی ہونا شرط ہے۔ اور انعقاد امامت کے لئے ضروری ہے کہ اسے پہلا امام نامزد کرے یا پھر مسلمانوں میں اہل حل وعقد اسے مقرر کریں۔ اہل سنت کے نزدیک امام کے لئے ہاشمی علوی اور معصوم ہونا ضروری نہیں۔

امامت وخلافت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخصیت کو صاف لفظوں میں اپنا خلیفہ وجانشین مقرر نہیں فرمایا البتہ اپنی وفات سے چند روز قبل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پورے اصرار کے ساتھ مصلیٰ امامت پر کھڑا کیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت وجانشینی کے واضح اشارات دیئے۔

☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی چیز کے بارے میں گفتگو کی تو آپ ﷺ نے اسے دوبارہ حاضری کا حکم دیا۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ فرمایئے! اگر میں آؤں اور آپکو نہ پاؤں تو؟ شاید اسکی مراد موت تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"فان لم تجدینی فاتیٔ ابابکر." (8،9،10)

"یعنی اگر تو مجھے نہ پائے تو ابو بکر کے پاس آجانا"

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نہیں کہہ سکتا کہ میری زندگی کتنی ہے:

"فاقتدوا بالذین من بعدی واشار الی ابی بکروعمر."

ترجمہ: "یعنی میرے بعد والوں ابو بکر وعمر کی پیروی کرنا۔" (11،12)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے اپنے مرض میں فرمایا:

"اپنے والد ابو بکر اور اپنے بھائی کو بلاؤ تاکہ میں تحریر لکھ دوں، کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے یا کہنے والا کہے "میں"، لیکن اللہ تعالیٰ اور مسلمان ابو بکر کے سوا کسی کو نہیں مانیں گے۔ (13)

خلافت صدیق اکبر کے متعلق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

سیرت حلبی اور دیگر کتب میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے:

"والنبی ﷺ لم یمت مرة بل مکث ایاما ولیالی فیوذنه بالصلوٰة فیامر ابابکر یصلی بالناس، وهو یری مکانی، فلما مات ﷺ اخترنا بالدنیا من رضیه ﷺ لدیننا، فبایعناه."

ترجمہ: "یعنی نبی ﷺ نے اچانک وفات نہیں پائی بلکہ کئی روز بیمار رہے آپ کو نماز کی اطلاع دی جاتی تھی تو آپ حکم فرماتے کہ ابو بکر لوگوں کو امامت کروائیں، حالانکہ نبی علیہ السلام میرا مقام ومرتبہ جانتے تھے۔ پس

marfat.com

جب نبی ﷺ وصال فرماگئے تو ہم نے امور دنیا کے لئے اس شخص کو چن لیا جسے نبی ﷺ ہمارے دین (نماز کی امامت) کے لئے پسند فرماگئے، پس ہم نے ان کی بیعت کرلی۔''

کتب شیعہ سے چند حوالے

☆ شیعہ مذہب کی معتبر کتاب ''احتجاج طبرسی'' صفحہ:53، مطبوعہ ایران میں حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ہے:

''قام وتهيأ للصلوٰة وحضر المسجد وصلىٰ خلف ابى بكر.''

ترجمہ: ''حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور نماز کیلئے تیاری فرمائی اور مسجد میں آئے اور حضرت ابو بکر کی اقتدا میں نماز ادا کی۔''

☆ ''شرح نہج البلاغہ حدیدی'' جلد اول، صفحہ:154، مطبوعہ بیروت میں ہے:

''قال على والزبير ماغضبنا الا فى المشورة وانا لنرىٰ ابابكر احق الناس بها انه صاحب الغار وانا لنعرف له سنة.......وامره رسول الله ﷺ بالصلوٰة وهو حى وكان افضلهم.''

ترجمہ: ''یعنی حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہماری ناراضگی تو صرف مشورہ کے بارے میں ہے حالانکہ ہماری رائے یہ ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلافت کے سب سے حقدار ہیں، وہ یار غار ہیں اور ان کی بزرگی کو بھی ہم پہچانتے ہیں، اور رسول اللہ ﷺ جب حیات ظاہرہ میں تھے تو آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز کی امامت کا حکم دیا تھا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں میں سب سے زیادہ صاحب فضل تھے۔''

خلافت صدیقی پر اجماع صحابہ منصوص

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر تمام صحابہ واہل بیت کا اجماع قائم ہے اور تمام اہل حل وعقد بلکہ عامہ مسلمین نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت امارت کی۔ مشہور مفسر، محقق، اور مؤرخ حافظ ابن کثیر دمشقی لکھتے ہیں:

''قد اتفق الصحابة ببيعة الصديق فى ذالك الوقت حتىٰ على بن ابى طالب والزبير.'' (14)

ترجمہ: ''تحقیق تمام صحابہ کرام بشمول حضرت علی المرتضی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم، اس وقت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت پر متفق ہوگئے''

اسی قسم کا مضمون ''سنن کبری بیہقی''، ''کنز العمال''، ''مسند امام احمد''، ''مستدرک حاکم'' وغیرہ کتب احادیث مین موجود ہے، اور اہل تشیع کی کتب سے بھی حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کرنا ثابت ہے، جیسا کہ مضمون میں متعدد حوالے پیش کئے گئے ہیں۔

اگرچہ اہل تشیع ان روایات کو ''تقیہ'' (کسی مصلحت کے تحت حق کی خلاف ورزی کرنا) پر محمول کرتے ہیں، لیکن اہلسنت وجماعت تقیہ اور نفاق جیسی کمزوریوں کو شیر خدا حیدر کرار حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان جرأت وشجاعت کے منافی سمجھتے ہیں۔

اگر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید کے فسق وفجور کی بناء پر اس کے خلاف علمِ جہاد بلند کرسکتے ہیں، تو ان کے والد اسد اللہ الغالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضرت

marfat.com

ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت ناجائز ہونے کی صورت میں ان کے خلاف علم جہاد بلند کر سکتے تھے۔ لیکن مؤرخین کا اجماع ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمیت صحابہ واہل بیت نے خلفاء ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاتھ پر بیعت کی۔

صحابہ کے اجماع منصوص کا انکار کفر ہے

اجماع امت کا سب سے مضبوط درجہ صحابہ کرام کا ''اجماع منصوص'' ہے۔ اجماع منصوص یہ ہے کہ کسی مسئلہ پر تمام صحابہ اپنی آراء ظاہر فرمادیں اور کوئی بھی اختلاف نہ کرے، اس اجماع کا منکر کافر ہے۔ علماء اصول فقہ نے لکھا ہے: جیسے قرآن کی آیت کا انکار کفر ہے ایسے ہی صحابہ کے اجماع منصوص سے جو مسئلہ ثابت ہو جائے اس مسئلہ کا انکار بھی کفر ہے۔ عامہ کتب اصول فقه.

چونکہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اجماع صحابہ منصوص قائم ہو چکا ہے، لہذا فقہائے اسلام نے خلافت صدیق کے منکرین کو کافر قرار دیا ہے۔ چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

''من انکر امامة ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنهم فهو کافر.'' (15)

ترجمہ: ''جو شخص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کا انکار کرے تو وہ کافر ہے۔''

پھر لکھتے ہیں:

ترجمہ: ''ان کے احکام مرتد کافروں جیسے ہیں''

شیعہ اپنی اذان میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ''خلیفۃ بلا فصل'' یعنی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ بلا فصل ہیں (یعنی بغیر فاصلے کے خلیفہ اول ہیں) پڑھتے ہیں۔ شیعہ یہ کلمات اذان میں کہہ کر خلفاء ثلثہ کی خلافت کا انکار کرتے ہیں اور یقیناً اس سے کفر لازم آتا ہے۔

تعجب ہے کہ پانچ اوقات کفریہ کلمات کہنے کے باجود ان لوگوں کو مسلمان کہا جاتا ہے! اور بعض تنظیمیں ایران سے مفادات حاصل کرنے کیلئے ان لوگوں کو مسلمان ثابت کرنے اور ان سے مذہبی اتحاد کرکے ان کیلئے نرم گوشہ پیدا کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو انکے شر سے محفوظ فرمائے اور سلف صالحین کے عقیدہ پر پختگی نصیب فرمائے۔ آمین

حوالہ جات

حوالہ:1 ''سنن الترمذی'' کتاب المناقب، باب فی مناقب ابوبکر و عمر، حدیث: 3606.

حوالہ:2 ''صحیح بخاری'' کتاب المناقب، باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذا خلیلا، حدیث: 3395.

حوالہ:3 ''شرح ننیج البلاغه لابن میشم البحرانی'' صفحه: 486، جز: 3، مطبوعه ایران''.

حوالہ:4 ''تاریخ الخلفاء'' سیطوطی و ابن عساکر.

حوالہ:5 ''فتاوی رضویه''، ''فتاوی عالمگیری''، ''بہار شریعت'' حصه اول، باب: 11.

حوالہ:6 ''صحیح بخاری'' کتاب الاذان باب الرجل یا تم بالامام و یأتم الناس بالماموم الخ، حدیث: 672

حوالہ:7 ''سنن الترمذی'' حدیث: 3606.

حوالہ:8 ''صحیح بخاری'' کتاب الاحکام، باب الا استخلاف، حدیث: 6680.

حوالہ:9 ''صحیح مسلم'' کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ابی بکر الصدیق، حدیث نمبر 4398.

حوالہ:10 ''سنن الترمذی'' حدیث: 3606.

حوالہ:11 ''سنن الترمذی'' کتاب المناقب، باب فی مناقب ابوبکر و عمر، حدیث: 3596.

حوالہ:12 ''سنن ابن ماجه'' کتاب المقدمه، باب فضل ابی بکر الصدیق رضی الله عنه، حدیث نمبر 94

حوالہ:13 ''صحیح مسلم'' کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ابی بکر الصدیق، حدیث نمبر 4399

حوالہ:14 ''تاریخ البدایة والنهایة'' جلد 5، صفحه 249.

حوالہ:15 ''فتاوی عالمگیری'' جلد: 2، صفحه: 264،

حوالہ:16 ''فتاوی سبکی'' باب جامع فصل سب النبی جز نمبر 2، صفحه نمبر 587، طبع دارالمعارف

حوالہ:17 ''ردالمحتار علی الدر المختار'' کتاب الصلوة، باب الامامة، صفحه نمبر 561.

marfat.com

امام اعظم نعمان بن ثابت ابو حنیفہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تحریر: استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ کَانَ الدِّیْنُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَذَهَبَ بِهٖ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ اَوْ قَالَ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ حَتّٰی یَتَنَاوَلَهٗ."

ترجمہ:

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دین ثریا کے پاس ہوگا تو بیشک فارس کا ایک شخص اسے وہاں سے بھی حاصل کرلے گا۔" (حوالہ جات)

تشریح:

حدیث میں ثریا سے مراد سات اکٹھے ستارے ہیں جو برج ثور کے ارد گرد گھومتے ہیں۔ شارح بخاری امام ابن حجر مکی، عظیم مفسر و محدث علامہ جلال الدین سیوطی، سند المحدثین شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور دیگر بے شمار محدثین حتی کہ غیر مقلدین وہابیہ (نام نہاد اہلحدیث) کے مسلمہ بزرگ نواب صدیق حسن بھوپالی نے اپنی کتاب الحطہ میں لکھا ہے کہ اس حدیث کا مصداق امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ فارسی النسل تھے۔ امام اعظم ابوحنیفہ (ولادت 80ھ وفات 150ھ) نے ہی سب سے پہلے قرآن و حدیث سے مسائل شرعیہ استنباط کرکے (یعنی نکال کر) اصول و قوانین وضع کئے اور آپ نے لاکھوں مسائل استنباط کرکے امت مسلمہ کی دینی رہنمائی فرمائی۔

آپ نے ایک لاکھ سے زائد شاگرد چھوڑے۔ امام مالک نے آپ سے خود استفادہ کیا۔ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل آپ کے شاگردوں کے شاگرد ہیں اور امام بخاری و امام مسلم جیسے سینکڑوں محدثین آپ کے شاگردوں کے شاگردوں کے شاگرد ہیں۔ دو تہائی امت مسلمہ نے آپ کی تقلید (پیروی) اختیار کی ہے۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابرین اسلام سمیت پاک و ہند کے مسلمانوں نے (ماسوائے چند غیر مقلدین کے) آپ ہی کی تقلید (پیروی) کی۔ آپ کی فقہ ہی ریاستی قوانین کے تقاضے پورے کرتی ہے اسی لئے تاریخ اسلام شاہد ہے کہ کسی بھی ملک میں جب اسلامی قوانین کا نفاذ ہوا تو فقہ حنفی ہی کا نفاذ کیا گیا آپ کے فضائل و کمالات اور خدمات دینیہ ان گنت ہیں۔

فجزاهم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

marfat.com

شیخ المشائخ حضرت سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف کشف المحجوب میں فرماتے ہیں (جس کا خلاصہ یہ ہے):

''میں ملک شام میں حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک پر سویا ہوا تھا۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ مسجد حرام میں ہوں اور حضور نبی اکرم ﷺ ایک بزرگ کو آغوش میں بچے کی طرح لئے ہوئے باب بنوشیبہ سے داخل ہو رہے ہیں۔ میں نے آگے بڑھ کر آپ ﷺ کی قدم بوسی کی اور آپ ﷺ سے پوچھنے کا ارادہ کیا کہ یہ شخص کون ہے؟ تو آپ ﷺ میرے دل کے ارادے سے واقف ہو گئے اور فرمایا:

''یہ تیرا اور تیری قوم کا امام ابو حنیفہ ہے''۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ دیگر اماموں سے اجتہاد میں غلطی ہو سکتی ہے لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے غلطی نہیں ہو سکتی کیونکہ آپ کو نبی اکرم ﷺ نے خود سنبھالا دیا ہوا ہے اور آپ ﷺ خود امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سرپرستی فرما رہے ہیں۔

حوالہ جات

حوالہ: ''صحیح مسلم'' كتاب فضائل الصحابة، باب فضل فارس، حديث نمبر 4618، ترقيم العلميه۔

حوالہ: ''مسند احمد'' باقى مسند المكثرين، مسند ابى هريرة رضى الله عنه، حديث 7735، ترقيم الاحاديث ترقيم العلميه۔

حوالہ: ''صحيح بخارى'' تفسير القرآن، باب قوله وآخرين منهم الخ، بطريق آخر، حديث 4518۔

رسول اللہ ﷺ کا معجزہ شق القمر اور سائنس

ایک غیر ملکی ٹی وی پر ایک مذاکرہ ہو رہا تھا جس میں ایک میزبان کے ساتھ تین امریکی ماہرین فلکیات بیٹھے ہوئے تھے، شو میزبان سائنسدانوں پر الزامات لگا رہا تھا کہ اس وقت جب زمین پر بھوک، افلاس، بیماری اور جہالت نے ڈیرے ڈھالے ہوئے ہیں، آپ لوگ بے مقصد خلا میں دورے کرتے پھر رہے ہیں۔ جتنا روپیہ آپ ان کاموں پر خرچ کر رہے ہیں وہ اگر زمین پر خرچ کیا جائے تو کچھ اچھے منصوبے بنا کر لوگوں کی حالت کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ بحث میں حصہ لیتے ہوئے اور اپنے کام کا دفاع کرتے ہوئے اُن تینوں سائنسدانوں کا کہنا تھا کہ یہ خلائی ٹیکنالوجی زندگی کے مختلف شعبوں ادویات، صنعت اور زراعت کو وسیع پیمانے پر ترقی دینے میں استعمال ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سرمائے کو ضائع نہیں کر رہے بلکہ اس سے انتہائی جدید ٹیکنالوجی کو فروغ دینے میں مدد مل رہی ہے۔ جب انہوں نے بتایا کہ چاند کے سفر پر آنے جانے کے انتظامات پر ایک کھرب ڈالر خرچ آتا ہے تو ٹی وی میزبان نے چیختے ہوئے کہا کہ یہ کیسا فضول پن ہے؟ ایک امریکی جھنڈے کو چاند پر لگانے کے لیے ایک کھرب ڈالر خرچ کرنا کہاں کی عقلمندی ہے؟ سائنسدانوں نے جواباً کہا کہ ہم چاند پر اس س لیے نہیں گئے کہ ہم وہاں جھنڈا گاڑ سکیں بلکہ ہمارا مقصد چاند کی بناوٹ کا جائزہ لینا تھا۔ دراصل ہم نے چاند پر ایک ایسی دریافت کی ہے کہ جس کا لوگوں کو یقین دلانے کیلئے ہمیں اس سے دوگنی رقم بھی خرچ کرنا پڑ سکتی ہے مگر تاحال لوگ اس بات کو نہیں مانتے ہیں۔ میزبان نے پوچھا کہ وہ دریافت کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ ایک دن چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تھے اور پھر یہ دوبارہ آپس میں مل گئے۔ میزبان نے پوچھا کہ آپ نے یہ چیز کس طرح محسوس کی؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے تبدیل شدہ چٹانوں کی ایک ایسی پٹی وہاں دیکھی ہے کہ جس نے چاند کو اس کی سطح سے مرکز تک اور پھر مرکز سے اس کی دوسری سطح تک، کو کاٹا ہوا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے اس بات کا تذکرہ ارضیاتی ماہرین سے بھی کیا ہے۔ ان کی رائے کے مطابق ایسا ہرگز اس وقت تک نہیں ہو سکتا کہ کسی دن چاند کے دو ٹکڑے ہوئے ہوں اور پھر دوبارہ آپس میں جڑ بھی گئے ہوں

☆ علاوہ ازیں اپالو 10 و 11 کے ذریعے ناسا نے چاند کی جو تصویر لی ہے اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ ماضی میں چاند دو حصوں میں تقسیم ہوا تھا یہ تصویر ناسا کی سرکاری ویب پر موجود ہے اور تاحال تحقیق کا مرکز ہے۔ اس میں راکی بیلٹ کے مقام پر چاند دو حصوں میں تقسیم ہوا نظر آتا ہے۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطب العارفین ☆ فقیہ اعظم ☆ عالم ربانی ☆ ولی کامل
حضرت مولانا خواجہ محمد نیک عالم قادری
رحمۃ اللہ علیہ

☆☆☆☆☆☆☆

تحریر: پیر محمد افضل قادری

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ، مرکز اہلسنت نیک آباد گجرات

☆☆☆☆☆☆☆

میرے جد امجد، سراج السالکین، قدوۃ العارفین، عمدۃ الاولیاء، شیخ المشائخ، استاذ الاساتذہ، فقیہ اعظم حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری رحمۃ اللہ علیہ 1884ء کے لگ بھگ مراڑیاں شریف میں ایک خالص علمی ومذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ہوش سنبھالتے ہی آپ نے علوم دینیہ کی تحصیل کیلئے سالہا سال بڑی محنت شاقہ فرمائی اور پھر فارغ التحصیل ہونے کے بعد 1905ء میں ایک دینی درسگاہ (جو کہ اس وقت دنیا بھر میں جامعہ قادریہ عالمیہ کے نام سے مشہور ہے) کی بنیاد رکھی۔ اس وقت گجرات اور گرد ونواح میں درس نظامی کی کوئی درس گاہ نہ تھی۔ چنانچہ نہ صرف گرد ونواح سے بلکہ کشمیر اور سرحدی علاقوں تک سے کثیر طلبہ دین یہاں کھنچے چلے آئے تھے۔ مقامی ومسافر طلبہ کی تعداد ایک صد سے دو صد تک رہتی تھی۔ آپ اکیلے ہی ان طلبہ کو ابتدائی قاعدہ سے لے کر درس نظامی کی آخری کتب تک تعلیم دیتے تھے۔

آپ سے جن سینکڑوں حضرات نے علم دین حاصل کیا ان میں شیخ الحدیث سید محمد جلال الدین شاہ جامعہ محمدیہ بھکھی شریف، استاذ العلماء حضرت مولانا پیر محمد اسلم قادری، استاذ الاساتذہ حضرت علامہ محمد نواز نقشبندی کیلانی، حضرت مولانا محمد فضل کریم قادری، صدر العلماء حضرت مولانا فیض احمد مہلوی اور حضرت مولانا علامہ علی محمد کاشمیری اور درجنوں دیگر ممتاز دینی، علمی وروحانی شخصیات شامل ہیں۔

آپ نے جامع مسجد باری والی محلہ چاہ بھنڈر گجرات میں چالیس سال تک فی سبیل اللہ خطابت کے فرائض سرانجام دیئے، کسی سے ایک پائی تک وصول نہیں کی۔ حضرت پیر سید ولایت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی گجرات آمد پر حضرت شاہ صاحب کی مسجد میں آپ کی دعوت پر ہر نماز جمعہ کے بعد وعظ فرمایا کرتے تھے اور دور دراز سے آئے ہوئے لوگوں کو مسائل کے جواب دیتے تھے۔ حضرت صاحب قبلہ اور حضرت پیر ولایت شاہ صاحب آپس میں ایک دوسرے کا بے حد احترام کرتے تھے۔ حضرت صاحب قبلہ کے وصال کی خبر سن کر حضرت پیر ولایت شاہ صاحب نے فرمایا:

''افسوس! ہم قطب زمانہ سے محروم ہوگئے۔''

عظیم عالم وفقیہ ومدرس ومبلغ ہونے کے ساتھ ساتھ عبادت وریاضت اور زہد وتقویٰ میں بھی آپ کا مقام بہت بلند ومثالی تھا۔ تعلیم وتدریس کے علاوہ اوقات میں عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ کے تلمیذ حضرت علامہ پیر سید محمد قاسم شاہ سابق خطیب، نور پور شاہاں اسلام آباد،

marfat.com

حال برطانیہ اپنے تاثرات میں لکھتے ہیں:
''زمانہ طالب علمی میں رات کو جب بھی آنکھ کھلی تو حضرت استاذ صاحب قبلہ کو میں نے مصروف عبادت پایا۔''

آپکے تلمیذ حضرت مولانا محمد نواز صاحب رحمۃ اللہ علیہ سابق صدر مدرس بھکھی شریف فرمایا کرتے:
''استاذ محترم بیماری کے ایام میں بھی روزانہ کم از کم اٹھارہ پارے تلاوت فرماتے تھے اور اس قدر کثرت کے ساتھ تلاوت فرماتے تھے کہ تلاوت کرکے حافظ قرآن ہو گئے تھے۔آپ اکثر روزہ سے ہوتے تھے لیکن گھر والوں کو بھی روزہ کی خبر نہیں ہوتی تھی۔ گھر سے حسب معمول مسجد میں کھانا بھیجا جاتا تو چپکے سے کسی مسکین طالب عالم کو کھانا کھلا دیتے۔آپ صحیح معنوں میں عابد وزاہد بے ریا تھے۔''

آپ عظیم علمی وروحانی پیشوا تھے لیکن خدا کے گھر (مسجد) کی صفائی اکثر خود کرتے تھے۔ کئی بار مسجد کی صفائی کیلئے اپنی قمیص یا چادر استعمال کرتے اور اس قمیص کو بڑے شوق سے پہنتے اور فرماتے مسجد کا غبار آتش جہنم سے نجات دلاتا ہے۔آپ علماء وسادات کا بے حد احترام کرتے تھے۔یتیموں، مسکینوں کی پرورش میں بڑی دلچسپی لیتے تھے۔ یتیم بچوں وبچیوں سے اپنی اولاد سے بھی زیادہ پیار کرتے تھے۔رشتہ داروں اور ہمسایہ کے حقوق کا خاص خیال رکھتے تھے۔ مصائب میں تعزیت کیلئے لوگوں کے گھر تشریف لے جاتے۔ قرب وجوار میں جنازہ میں ضرور شرکت کرتے اور تبلیغ دین کیلئے جہاں بھی جانا پڑتا بلا معاوضہ تشریف لے جاتے۔

آپکو قرآن پاک سے حد درجہ محبت تھی۔ کثرت تلاوت کے ساتھ ساتھ آپ قرآن پاک اپنے ہاتھ سے بھی لکھتے اور نادار طلباء کو قرآن پاک کے دستی نسخے تعلیم کیلئے عطا فرماتے۔آج بھی آپ کے ہاتھ کے لکھے ہوئے کئی نسخے راقم الحروف کے پاس نیک آباد شریف میں موجود ہیں۔

آپ نے سلوک کی منازل طے کرنے کیلئے حجۃ الکاملین قطب الارشاد حضرت سرکار قبلہ پیر سید ظہور الحسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ قادری جیلانی سجادہ نشین دربار عالیہ بٹالہ شریف سے بیعت کی اور پھر آپ کے خلف ارشد غوث زمانہ پیر سید نذر محی الدین قادری جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے مزید تربیت حاصل کی اور سرکار بٹالوی نے آپ کو خصوصی اجازت وخلافت سے بھی نوازا تھا۔

مشائخ کی خصوصی توجہ اور عبادت وریاضت میں محنت شاقہ کے سبب خدا تعالیٰ نے آپ کو ولایت کاملہ اور کرامات باہرہ سے نوازا تھا۔ سینکڑوں لوگ آج بھی بقید حیات گواہ ہیں کہ ایک دفعہ پورا موسم گرما بیتا جارہا تھا اور بارش نہیں ہورہی تھی تو حضرت صاحب قبلہ نے نالہ بھمبر کے کنارے نماز استسقاء پڑھائی، اسی وقت کالی گھٹا چڑھی اور بہت زیادہ بارش ہوئی۔ حاضرین نماز بھیگتے ہوئے گھر واپس پہنچے حالانکہ نماز سے قبل آسمان میں بالشت کے برابر بھی بادل نہ تھا۔

آپ کی دعاؤں سے بہت سے خوش نصیب لوگوں کو حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کا شرف بھی نصیب ہوا۔ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز حضرت پیر محمد یعقوب شاہ صاحب آف ماجرہ شریف کو کسی وجہ سے زیارت نبوی بند ہو گئی تو دریائے راوی کے کنارے ایک مجذوب کی ہدایت پر آپ مراڑیاں شریف حضرت صاحب قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپکی توجہ ودعا سے اسی رات زیارت نبوی سے

marfat.com

مشرف ہو گئے۔ حضرت شاہ صاحب ہمیشہ مراڑیاں شریف میں ننگے پاؤں تشریف لاتے تھے اور فرماتے تھے کہ حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری اس قدر حضوری ہیں کہ اگر شرع شریف اس زمانے میں کسی کو صحابی کہنے کی اجازت دیتی تو میں برملا آپ کو صحابی کہتا۔

حضرت پیر سید محمد عربی شاہ قادری مہاجر مدنی جو صائم الدہر اور قائم اللیل صاحب کشف و کرامات بزرگ ہیں اور 41 سال سے مسجد نبوی شریف میں معتکف ہیں، نے ہجرت مدینہ سے قبل حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر پانچ ماہ کا اعتکاف کیا۔ اپنے تحریری تاثرات میں فرماتے ہیں کہ میں نے اعتکاف کے دوران عجیب و غریب واقعات دیکھے اور صاحب مزار اور ان کے سجادہ نشین سے قسم قسم کے فیوض و برکات حاصل کیں اور کئی بار حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور دیگر اولیاء اللہ کی زیارت نصیب ہوئی۔

وصال: آپ 26 رجب المرجب 1378ھ بمطابق 14 فروری 1958ء دس بجے شب بروز ہفتہ کلمہ پڑھتے ہوئے راہی ملک بقا ہو گئے۔ وصال کے وقت بھی عجیب و غریب کرامات ظہور پذیر ہوئیں۔ اگلے روز آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی، جس میں ہزارہا عوام و خواص نے شرکت کی اور آپ کو مراڑیاں شریف کے جنوب میں جہاں آج کل جامعہ قادریہ عالمیہ ہے، میں ایک صاحب کرامات گیلانی سید حضرت کھولیاں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ آپ کے اسم گرامی کی نسبت سے اس جگہ کا نام ''نیک آباد'' رکھا گیا۔

عرس مبارک: آپکا سالانہ عرس مبارک ہر سال 27 رجب المرجب صبح 9 بجے تا نماز ظہر خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات میں ہوتا ہے۔

1905ء میں آپ کی قائم کردہ دینی درسگاہ جامعہ قادریہ عالمیہ:

اِس وقت آپکے پوتے (راقم الحروف) آپکی قائم کردہ دینی درسگاہ کے مہتمم اور شیخ الحدیث والتفسیر ہیں آپکی پوتی محترمہ ر۔ ک۔ قادری صاحبہ شعبہ خواتین کی نگران اعلیٰ اور آپکے پرپوتے پیر محمد عثمان علی قادری جامعہ قادریہ عالمیہ کے ناظم اعلیٰ و مفتی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

''جامعہ قادریہ عالمیہ ''اور اسکے شعبہ خواتین'' شریعت کالج طالبات'' میں طلبہ و طالبات کے لئے علیحدہ علیحدہ جدید درس نظامی، الشہادۃ العالمیہ فی علوم العربیہ والاسلامیہ ایم اے عربی وایم اے اسلامیات سمیت 20 شعبہ جات میں بڑی محنت و جانفشانی کے ساتھ کام ہو رہا ہے۔

جامعہ میں 900 مسافر طلبہ و طالبات کیلئے فری خوراک، فری رہائش اور فری تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے اور 321 سے زائد شاخوں میں ہزاروں طلبہ و طالبات دینی تعلیم سے مستفید ہو رہے ہیں۔

جامعہ میں کثیر تعداد میں دنیا بھر سے آنے والے سوالوں کے جوابات و فتاویٰ جات جاری کئے جاتے ہیں جبکہ جامعہ سے شارٹ ٹرمز میں مستفید ہونے والوں کی تعداد ان گنت ہے۔

اس سال (2010ء) جامعہ کے شعبہ خواتین سے 743 کے قریب طالبات نے تنظیم المدارس پاکستان کے سالانہ امتحانات میں مختلف درجات کے امتحانات دیئے ہیں جبکہ پاکستان کے کسی بھی خواتین کے مدرسہ کی امتحانات دینے والی طالبات کی تعداد 100 سے زائد نہیں۔ جبکہ عربی فاضل اور دیگر درجات کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

maktabah.org

مختصر عرصے میں عالمی تنظیم اہلسنت کی خدمات جلیلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استاذ العلماء صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری نے 1998ء میں بوجوہ جماعت اہلسنت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ کے عہدہ سے استعفیٰ دے کر ''عالمی تنظیم اہلسنت'' قائم کی جس کے اغراض ومقاصد درج ذیل ہیں:

☆ اسلام کی اشاعت و تبلیغ کرنا اور اسلام کے خلاف اٹھنے والی سازشوں کا سدِباب کرنا۔

☆ مسلک اہلسنت وجماعت کے مطابق مسلمانوں کی فکری، عملی واخلاقی تربیت کرنا اور انہیں متحد ومنظم کرنا۔

☆ امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور خصوصی طور پر اسلامی ممالک کے حکام کو تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت کرنا اور نظام مصطفیٰ ﷺ کے مکمل نفاذ کی ترغیب دینا۔

☆ مسلمانانِ عالم کی دینی، سماجی ورفاہی ضروریات پوری کرنے کے لئے عالمی اسلامی بیت المال قائم کرنا۔

عالمی تنظیم اھسنت کے عظیم کارناموں کا اجمالی خاکہ

الحمد للہ! عالمی تنظیم اہلسنت نے اپنے منشور کے مطابق پاکستان اور بیرونی ممالک میں علمی واعتقادی، عملی واخلاقی، تربیتی، سماجی ورفاہی اور تحریکی وانقلابی میدانوں میں شاندار خدمات انجام دیں جن کا اجمالی خاکہ درج ذیل ہے:

بے شمار مقامی، ملکی اور ملی سطح کی مہمات وتحریکات میں کلیدی کردار ادا کیا۔ ماہنامہ اہلسنت اور ماہنامہ آواز اہلسنت کے ذریعے مسلمانان عالم کی اعتقادی، علمی، عملی واخلاقی اور تنظیمی شاندار تربیت کی اور ان عظیم جرائد کو دنیا بھر میں فی سبیل اللہ تقسیم کیا۔ اندرون وبیرونی ممالک میں بے شمار علمی وتربیتی جلسے، سیمینار، کنونشن کانفرنسیں، پریس کانفرنسیں، اور علماء ومشائخ کے اجلاس منعقد کیے۔ تعلیم وتربیت کے لئے حاجی تربیتی کیمپس، اسلامی تربیتی کورسز، اجتماعی اعتکاف اور شارٹ کورسز جاری کئے۔ مردوں کے ساتھ خواتین میں بھی عالمی تنظیم اہلسنت کی تنظیم سازی کی گئی اور اس کیلئے علیحدہ تنظیمی، تعلیمی وتربیتی عظیم الشان نیٹ ورک کا قیام، خواتین کے لئے 300 سے زائد مدارس کا قیام اندرون وبیرون ملک خواتین کیلئے ماہانہ درس قرآن وحدیث، ماہانہ محافل ذکر اور محافل میلاد کا منظم قیام اور بے شمار مقامات پر عورتوں کیلئے شارٹ کورسز اور ترجمۃ القرآن کلاسوں کا اجراء کیا اور ہزاروں مقامات پر گھر گھر مقامی خواتین کیلئے تعلیم قرآن اور شارٹ کورسز کا انتظام کیا۔

اور خواتین کے شعبہ میں خصوصی کردار حضرت صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری کی ہمشیرہ وشاگردہ محترمہ باجی ر۔ک قادری اور اُن کی تلمیذات نے انجام دیا جن کی مثال دورِ حاضر میں کہیں نہیں ملتی۔ امریکہ کے ایک مسلم روحانی پیشوا شیخ نورالدین درکی اور اُن کی اہلیہ نے جب عالمی تنظیم اہلسنت شعبہ خواتین کے مرکز کا دورہ کیا تو مسز درکی نے کہا: میں نے دنیا بھر میں آج تک خواتین کا اتنا بڑا نیٹ ورک نہیں دیکھا۔ اسی طرح سلسلہ رفاعیہ کے پیشوا حضرت شیخ سید یوسف رفاعی کویت ہمیشہ اس عدیم المثال مرکز خواتین کے

marfat.com

بارے میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان کے امتحان بورڈ کے چیئرمین علامہ غلام محمد سیالوی نے کہا: مرکز اہلسنت نیک آباد گجرات سے ملک بھر کے سب مدارس دینیہ سے کئی گنا زیادہ طالبات تنظیم المدارس کے سالانہ امتحانات میں شریک ہوتی ہیں۔

عالمی تنظیم اہلسنت نے مسلمانوں کی شاندار علمی ، فکری، عملی، اخلاقی روحانی تربیتی اور تحریکی رہنمائی کے ساتھ ساتھ سماجی اور رفاہی میدان میں بھی شاندار خدمات جلیلہ انجام دیں۔ 2005ء کے زلزلہ کشمیر ومانسہرہ میں کشمیر کے متاثرہ 35 مدارس اور مانسہرہ کے متاثرہ 20 مدارس کی امداد کی جبکہ زلزلہ بلوچستان 2006 میں حاجی محمد اسلم جنجوعہ کے خصوصی تعاون سے بلوچستان کے 35 متاثرہ دینی مدارس کی امداد کی گئی۔ قبائلی علاقہ جات اور سوات کے علاقوں میں جب دہشت گردی ہوئی اور سنی علماء وسادات کے گلے کاٹے گئے تو عالمی تنظیم اہلسنت نے مارچ 2008 میں سب سے پہلے اسلام آباد میں سنی تنظیمات کا اجلاس بلایا جس کے نتیجے میں ''سنی اتحاد کونسل'' معرض وجود میں آئی اور اس موقع پر صرف عالمی تنظیم اہلسنت نے روپوش سنی علماء، شہید سادات کے بچوں اور متاثرین دہشت گردی کو 20 لاکھ روپے سے زائد رقوم کی امداد دی اور گذشتہ 2010 کے تباہ کن سیلابوں میں سماجی خدمات کے لئے ایک مستقل ادارہ **افضلیہ ویلفیئر فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)** قائم کیا گیا جس کے ذریعے تا حال 47 متاثرہ مساجد ومدارس میں کمروں کی تعمیر ،50 سادات کے متاثرہ مکانوں کی تعمیر کے لئے امداد کے علاوہ بھکر ،لیہ جنوبی پنجاب ، کالاباغ اور مضافات ،مردان ،نوشہرہ ،چارسدہ ،درگئی ،بونیر اور وادی نیلم کشمیر میں عالمی تنظیم اہلسنت کے درجنوں قافلوں نے دور دراز کے علاقوں میں سیلاب زدہ علاقوں میں خیمے بستر، خوراک، دوائیاں، برتن اور دیگر ضروری سامان وسیع پیمانے پر پہنچایا۔ اس کیلئے افواج پاکستان کے ہیلی کاپٹروں کی خدمات بھی حاصل کیں اور پھر عید الاضحیٰ کے موقع جنوبی پنجاب اور صوبہ خیبر پختونخواہ میں ہزاروں سیلاب زدگان میں قربانی کا گوشت تقسیم کیا۔

عالمی تنظیم اہلسنت کا دینی تحریکوں ومہمات میں مثالی کردار

چند مثالیں:

تحریک تحفظ قانون ناموس رسالت :

جون 1998 میں عیسائی مذہب کے کچھ فسادی عناصر نے قانون توہین رسالت 295/C کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا تو عالمی تنظیم اہلسنت نے (ر) جسٹس نذیر احمد غازی کے زیر اہتمام لاہور میں ایک فقید المثال تحفظ ناموس رسالت جلوس کو کامیاب بنانے کیلئے کلیدی کردار ادا کیا اور اعلان کیا کہ جو بھی اس مقدس قانون کو ختم کرنے کا مطالبہ کریگا واجب القتل ہو گا اس پر شرپسند پادریوں کی جھاگ بیٹھ گئی

پی ٹی وی پر کنزالایمان کی منظوری :

پاکستان میں ریڈیو اور ٹی وی پر بد مذاہب کے لوگوں کے ترجمے منظور تھے عالمی تنظیم اہلسنت کے امیر پیر محمد افضل قادری نے اعلان کیا کہ عالمی تنظیم اہلسنت 26 جون 1998 کو وزیر اعظم میاں نواز شریف کے گھر کے سامنے ترجمہ قرآن کنزالایمان کی منظوری تک مظاہرہ کرے گی چنانچہ 24 جون 1998 کو جامعہ نعیمیہ لاہور میں صوبائی وزیر سید بنیامین شاہ رضوی (مرحوم) نے حکومت کی طرف سے دنیائے اسلام کا صحیح ترین ترجمہ قرآن کنزالایمان ریڈیو اور ٹی وی پر جاری کرنے کا اعلان کیا اور یہ تحریک کامیاب ہوئی۔

مطالبہ نظام مصطفی کی ہفتہ وار تحریک :

عالمی تنظیم اہلسنت نے جولائی 1998 میں ہر جمعہ کو راولپنڈی اسلام آباد میں نفاذ نظام مصطفیٰ کیلئے زبردست مظاہرے شروع کیے تو نواز شریف حکومت نے اگست

marfat.com

1998 میں شریعت بل (جسے مجاہد ملت مولانا عبد الستار خاں نیازی رحمۃ اللہ علیہ نے پیش کیا تھا) منظور کیا اور یہ تحریک کامیابی ہوئی۔

تحریک سانحہ ''ابوا''

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان میں ''ابوا'' نامی ایک پہاڑی پر رسول اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر مبارک ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی عمر مبارک 6 سال تھی کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی معیت میں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ واپس لوٹ رہی تھیں کہ شدید بخار کی حالت میں ''ابوا'' شریف کے مقام پر وفات پا گئیں اور وہیں دفن ہوئیں۔ آپ اس قدر پختہ موحدہ و مومنہ تھیں کہ آپ نے وفات سے پہلے رسول اللہ ﷺ کو عقیدہ توحید پر قائم رہنے کی وصیت فرمائی (دلائل النبوۃ)۔ مشکوۃ المصابیح میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کیلئے ابوا شریف تشریف لائے اور زار و قطار روئے لہٰذا اس مقام کا شمار رسول اکرم ﷺ کے آثار (یادگاروں) میں بھی ہوتا ہے۔

نجدی وہابی علماء کے نزدیک یادگاروں کی تعظیم شرک ہے۔ نجدی علماء نے اپنے اس نئے اور بیہودہ عقیدے کے مطابق بہت سے تاریخی مقامات مساجد آثار نبوی و صحابہ اور مزارات صحابہ و اہل بیت کو بڑی گستاخی کے ساتھ مسمار کیا ہے۔ رمضان المبارک 1419 ہجری/مارچ 1999 میں ان انتہا پسند نجدی مولویوں نے والدہ رسول حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک پر بلڈوزر چڑھا کر قبر مبارک کے نشانات مسمار کئے اور گستاخی کی انتہا کردی۔ چنانچہ عالمی تنظیم اہلسنت نے اس گستاخی کے خلاف عالمی سطح پر زبردست تحریک چلائی اور دنیا بھر میں وہابی مذہب کے مظالم اور گستاخانہ عقائد کو بے نقاب کیا۔ اس سلسلہ میں جو بے شمار اقدامات اٹھائے ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1. مارچ 1999ء میں قبر مبارک کے انہدام کی خبر ملتے ہی پاکستان اور دنیا اسلام کے علماء و مشائخ اور تمام دینی حلقوں کے نام ایک مراسلہ جاری کیا جس کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔

2. 19 مارچ 1999ء کو پاکستان اور دنیا بھر میں یوم احتجاج کی کال دی۔

3. 14 اپریل 1999ء کو اسلام آباد میں سعودی سفارت خانے کے قریب زبردست مظاہرہ کیا، جس میں ہزاروں غلامان نبی شریک ہوئے، اور شاہ فہد کے نام تاریخی یادداشت جاری کی۔ **یادداشت میں نجدی علماء کو مناظرہ کا چیلنج بھی کیا** اور مختلف زبانوں میں اس تاریخی یادداشت کی کاپیاں دنیا بھر میں اسلامی ممالک کے حکمرانوں سفیروں اور اہم شخصیات کو بھیجیں۔

4. وزیر اعظم نواز شریف کو اس اہم سانحہ کی طرف توجہ دلانے کیلئے مرکزی امیر عالمی تنظیم اہلسنت 10 مئی 1999ء کو 100 علماء کی معیت میں وزیر اعظم ہاؤس کے سامنے گرفتاریاں پیش کیں پھر 20 روز تک مسلسل 50 سے 100 تک علماء پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے روزانہ مظاہرہ کر کے گرفتاریاں پیش کرتے رہے۔ پیر صاحب اور ان کے ساتھی 20 روز اڈیالہ جیل راولپنڈی میں محبوس رہے لیکن نواز شریف نے ام رسول حضرت آمنہ کی قبر مبارک کیلئے کوئی کردار ادا نہ کیا بلکہ علماء و مشائخ کی گرفتاریاں کرائیں۔

5. 11 جولائی کو لندن میں ہائیڈ پارک سے سعودی سفارت خانہ تک تین کلومیٹر لمبا تاریخی جلوس نکالا اور سعودی سفارت خانہ لندن کے سامنے تاریخی مظاہرہ کیا اور شاہ فہد کے نام پھر یادداشت جاری کی۔ دنیا بھر کی ہزاروں اہم شخصیات کو اس کی کاپیاں بھیجیں۔ لندن کے اس بہت بڑے مظاہرہ کے موقع پر ایرانی سفارت خانہ نے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری کو مالی امداد کی پیش کش کی جسے پیر

صاحب نے ٹھکرا دیا۔

6. 16 جون 1999ء کو عالمی سطح پر یوم احتجاج منایا گیا اور راولپنڈی کمیٹی چوک میں مرکزی مظاہرہ ہوا اس موقع پر دہشت گرد تنظیم لشکر طیبہ نے مظاہرہ کو روکنے کی دھمکی دی لیکن عالمی تنظیم اہلسنت کے کارکنوں نے سیکورٹی کے ایسے مثالی انتظامات کیے کہ کسی کو روکنے کی جرأت نہ ہوئی اور عالمی تنظیم اہلسنت نے بھرپور مظاہرہ کیا۔

7. کچھ بکے ہوئے لوگوں نے اس سانحہ کو غلط قرار دیا جس سے تحریک کو شدید نقصان پہنچا چنانچہ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی، ڈاکٹر اشرف آصف جلالی اور مولانا محمد رمضان عطاری 6 جولائی 1999ء کو ابوا شریف حاضر ہوئے اور انہوں نے تحریری رپورٹ میں قبر مبارک کی گستاخی اور بلڈوز ہونے کی تصدیق کی۔

8. 11، 12 اکتوبر 1999ء کو لاہور سے اسلام آباد تک تاریخ ساز کاروان چلایا گیا راولپنڈی پہنچنے پر بی بی سی لندن کے مطابق اس تاریخی کاروان کی تعداد ایک لاکھ سے زائد تھی جس پر چوک فیض آباد راولپنڈی میں بے پناہ تشدد کیا گیا اور اسی رات علماء مشائخ پر ڈنڈے برسانے والے میاں نواز شریف کی حکومت پر فوج نے قبضہ کر لیا۔

9. 31 دسمبر 1999ء کو پھر عالمی سطح پر یوم احتجاج منایا گیا اور شہر شہر سیدہ آمنہ کانفرنسیں منعقد کی گئیں اور دنیا بھر کی اہم شخصیات کو یادداشتیں بھیجی گئیں۔

10. جنوری 2000ء میں نیویارک امریکہ میں سعودی قونصلیٹ آفس کے سامنے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا اور شاہ فہد کے نام یادداشت جاری کی اور تمام اسلامی ممالک کے سفارت خانوں اور دنیا بھر کی اہم شخصیات کو اس کی فوٹو کاپیاں بھیجیں۔

11. اس کے علاوہ پاکستان میں ملکی صوبائی اور ضلعی سطح پر سیدہ آمنہ کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔

12. 13 اگست 2000ء کو کمگولیہ مسجد برمنگھم برطانیہ میں پیر صاحب کی زیر سرپرستی و صدارت انٹرنیشنل سطح پر سیدہ آمنہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ایک اہم یادداشت مسلم حکمرانوں اور اہم دینی شخصیات کے نام جاری کی گئی اور برطانیہ کے عوام نے ایک لاکھ کے قریب یادداشتیں انفرادی سطح پر سعودی سفارت خانہ لندن میں جمع کروائیں۔ اس کے علاوہ برطانیہ میں ہر سال کل برطانیہ سیدہ آمنہ کانفرنس باقاعدگی سے کئی سال تک ہوتی رہی۔

13. امریکہ، ایشیا اور یورپ کے درجنوں ممالک میں سیدہ آمنہ کانفرنسیں و سیمینار منعقد کیے گئے۔

14. حضرت پیر صاحب نے عرب ممالک، یورپ اور امریکہ کے 30 سے زیادہ ممالک کا دورہ کیا، اہم دینی حلقوں سے ملاقات کرکے آثار نبوی کی حفاظت کی طرف ان کی توجہ دلائی۔

15. مختلف زبانوں میں لٹریچر شائع کرکے دنیا بھر میں پانی کی طرح تقسیم کیا گیا۔

16. دنیا بھر میں بیشمار پریس کانفرنسیں کی گئیں

17. آپ نے 21 رمضان 2003ء کو اسلامی ممالک کے سفیروں کو ہالیڈے ان ہوٹل اسلام آباد میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سیمینار میں دعوت دے کر ایک تاریخی یادداشت جاری کی جس میں ان سے اپیل کی کہ وہ اپنی حکومتوں سے درخواست کریں کہ حرمین شریفین میں بحالی آثار اور فرقہ وارانہ تبلیغ و لٹریچر کی روک تھام کیلئے اقدامات اٹھائیں۔

18- یہ مقدس تحریک جاری ہے اور ہر سال رمضان المبارک میں مناسب تاریخ مقرر کرکے عالمی سطح پر یوم سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا منایا جاتا ہے اور مسلم ممالک کے سفیروں حکمرانوں اور اہم دینی شخصیات کو مختلف زبانوں میں یادداشت جاری کی جاتی ہیں۔

(جاری ہے)

marfat.com

قرآن وسنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل

دار الافتاء اھلسنت

☆☆☆☆☆ جس میں پیر عثمان افضل قادری آپکے سوالوں کے جواب دیتے ہیں ☆☆☆☆☆

سوال:

خیار شرط کیا ہے، اور یہ خیار کس کیلئے ہوتا؟

جواب:

بیچنے والے اور خریدنے والے کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بیع کرتے وقت یہ شرط رکھ لیں کہ اگر ناپسند ہوئی تو یہ بیع باقی نہیں رہے گی اور ہم میں سے کوئی بھی اسے ختم کر سکتا ہے۔ اسے خیار شرط کہتے ہیں۔ (1)

دین اسلام میں اس کی اجازت دیتا ہے بلکہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو جو اکثر اوقات بیع میں نقصان کرلیا کرتا تھا اس کی تعلیم دی (2)۔ اور ویسے بھی بیچنے والے اور خریدنے والے کے لئے بسا اوقات یہ چیز باعث فائدہ ثابت ہو جایا کرتی ہے۔ کیونکہ کبھی بائع (بیچنے والا) اپنی ناواقفی سے کم قیمت میں چیز بیچ دیتا ہے یا مشتری (خریدنے والا) اپنی نادانی سے زیادہ قیمت پر خرید لیتا ہے۔ یا پھر اسے اس چیز کی صحیح شناخت نہیں ہو پاتی لہذا ضرورت ہے کہ کسی دوسرے فرد سے مشورہ کرنے کے بعد صحیح رائے قائم کرے

اور مجبوری یہ بھی ہے کہ اگر فورا نہ خریدی تو چیز جاتی رہے گی یا بیچنے والے کا اندیشہ ہے کہ گاہک ہاتھ سے نکل جائے گا تو ایسی صورتوں میں شریعت اسلامیہ نے دونوں کو یہ موقع دیا ہے کہ غور کرلیں اگر نامنظور ہو تو خیار کی بنا پر بیع کو ختم کر دیں

یاد رکھیں کہ خیار شرط کی زیادہ سے زیادہ مدت 3 دن ہے۔ کما فی حدیث سنن ابن ماجه. (2)

سوال:

اس نظام میں غوث اعظم، غوث، قطب، ابدال، اوتاد وغیرہ کا کیا کردار ہے؟؟؟

جواب:

کتب اسلامیہ میں ہے

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ابدال کی خبر احادیث میں ہے اور انکا وجود درجہ یقین تک پہنچا ہے۔ اسی طرح علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ سب سے واضح روایت ابدال کے بارے میں ہے جو کہ امام احمد ابن عباد نے شرح ابن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت علی کرم وجہہ اللہ سے مروی ہے کہ اہل شام پر لعنت نہ کرو کیونکہ ان میں چالیس ابدال رہتے ہیں۔ ان کی برکت سے بارش ہوتی ہے اور ان سے دین کو مدد ملتی ہے۔'' جبکہ امام سیوطی نے لکھا ہے کہ حضرت علی کرم وجہہ اللہ کی روایت جو امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند دس طریقوں سے زیادی ملتی ہے۔ علامہ خطیب نے کتاب التاریخ البغداد سے نقل کی ہے کہ نقباء 100 ہوتے ہی اور نجباء 70، ابدال 40 اور 7 اوتاد ہوتے ہیں، قطب زمین میں تین اور قطب الاقطاب یا غوث ایک ہوتا ہے۔ غوث ان سب کا سردار ہوتا ہے اور حضور اکرم ﷺ کا باطنی جانشین یا خلیفہ ہوتا ہے۔

حضرت ابو نعیم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ روئے زمین پر اللہ کے ایسے خاص بندے ہوتے ہیں جن کی دعا و برکت سے اللہ تعالیٰ لوگوں پر رحم فرماتا ہے، آسمان سے بارش اور زمین سے فصل وغیرہ انکی دعا سے اگتی ہے۔ یہ لوگ دنیا کے لیے باعث امن ہیں۔

امام احمد ابن عباد صامت سے روایت کرتے ہیں کہ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں قیامت تک چالیس آدمی ایسے رہیں گے جن کی وجہ سے زمین و آسمان کا نظام قائم رہیگا۔

حوالہ 1: "فتاوی ہندیه (عالمگیری)" کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط.

حوالہ 2: "سنن ابن ماجه" کتاب الاحکام، باب الحجر علی من یفسد ماله، جز نمبر 2، صفحه نمبر 338.

marfat.com

بیک وقت تینوں طلاق کے نفاذ والی حدیث ابو داؤد

سوال:

بیک وقت تین طلاقوں کو نبی ﷺ نے نافذ فرمایا، اس حدیث ابو داؤد کے راویوں کے احوال بتادیں؟

جواب:

بیک وقت تین طلاقیں دینا شرعاً ناپسند ہے، لیکن تینوں بیک وقت دیدی جائیں تو نافذ ہو جاتی ہیں۔ جیسے بیگناہ کو قتل کرنا ممنوع، لیکن کوئی یہ قبیح کام کردے تو قتل تو ہو جائیگا۔

بیک وقت تینوں طلاقوں کے نافذ ہونے پر قرآن مجید، صحیحین، و دیگر کتب حدیث میں درجنوں دلائل موجود ہیں، فی الوقت سنن ابو داؤد شریف کی ایک مرفوع متصل روایت پیش کی جاتی ہے:

"حدثنا احمد بن عمرو بن السرح حدثنا ابن وهب عن عياض بن عبد الله الفهري وغيره "عن ابن شهاب عن سهل بن سعد في هذا الخبر قال فطلقها ثلث تطليقات عند رسول الله ﷺ فَانفَذَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ."

ترجمہ: ''ابن شہاب نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے اس واقعہ کو روایت کرتے ہوئے فرمایا پس انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حضور عورت کو تین طلاقیں دے دیں اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں نافذ فرمایا۔''(3)

راوی اور ان کے حالات

1۔ سہل بن سعد

الاسم: سہل بن سعد بن مالک۔ **الطبقۃ:** صحابی۔ **النسب:** الساعدی الانصاری۔ **الکنیۃ:** ابو العباس۔ **بلد الاقامۃ:** مدینۃ۔ **بلد الوفات:** مدینۃ۔ **تاریخ الوفاۃ:** 88ھ۔

شیوخ: عبد اللہ بن مسعود، عاصم بن عدی، ابی بن کعب بن قیس

تلامذہ: بکر بن سوادہ، سلمہ بن دینار، نافع بن جبیر وغیر ہم

آپ صحابہ میں سے ہیں اور ارشاد نبوی ہے: اصحابی کلھم عدول

2۔ ابن شہاب

الاسم: محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب۔ **الطبقۃ:** دون وسطی التابعین۔ **النسب:** القرشی الزہری۔ **الکنیۃ:** ابو بکر۔ **بلد الاقامۃ:** مدینۃ۔ **تاریخ الوفاۃ:** 124ھ۔

شیوخ: الحسن بن محمد بن علی، زید بن ثابت بن ضحاک وغیر ہم

تلامذہ: حارث بن فضیل، حفص بن حسان، سلیمان بن کثیر

جرح و تعدیل: امام موسیٰ بن اسماعیل، حضر عمرو بن دینار، اور امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز نے ستۃ کا بہت بڑا عالم قرار دیا۔

3۔ عیاض

الاسم: عیاض بن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن۔ **الطبقۃ:** کبار التباع۔ **النسب:** الفہری المدنی۔ **بلد الاقامۃ:** مرو۔

شیوخ: ابراہیم بن عبید، محمد بن مسلم، مخرمۃ بن سلیمان وغیر ہم

تلامذہ: عبد اللہ بن وہب بن مسلم

جرح و تعدیل: امام ابن حبان اور امام الذہبی نے توثیق کی۔

4۔ ابن وہب

الاسم: عبد اللہ بن وہب بن مسلم۔ **الطبقۃ:** الصغریٰ من الاتباع۔ **النسب:** القرشی۔ **الکنیۃ:** ابو محمد۔ **بلد الاقامۃ:** مرو۔ **بلد الوفات:** مرو۔ **تاریخ الوفاۃ:** 197ھ۔

شیوخ: ابراہیم بن سعد، اسامۃ بن زید، مالک بن انس وغیر ہم

تلامذہ: ابراہیم بن منذر، احمد بن سعید بن بشر، حجاج بن ابراہیم

جرح و تعدیل: امام احمد بن حنبل نے فرمایا: صحیح فی الحدیث، امام یحییٰ بن معین نے ثقہ قرار دیا، امام الخلال نے کہا ثقہ متفق علیہ

5۔ احمد بن عمرو

الاسم: احمد بن عمرو بن عبد اللہ بن عمرو بن السرح۔ **الطبقۃ:** کبار تبع الاتباع۔ **النسب:** الاموی۔ **الکنیۃ:** ابو طاہر۔ **بلد القامۃ:** مرو۔ **تاریخ الوفاۃ:** 250ھ۔

شیوخ: ایوب بن سوید، بشر بن بکر، سفیان بن عیینہ، وغیر ہم

تلامذہ: احد شیوخ الامام مسلم، امام نسائی، امام ابو داؤد، وابن ماجہ

جرح و تعدیل: امام نسائی، امام ابن حبان، اور اما مسلمہ بن قاسم نے ثقہ قرار دیا۔

حوالہ 3: "سنن ابو داؤد" کتاب الطلاق، باب في اللعان، حدیث نمبر 1918، جلد نمبر 1، صفحہ: 206، کراچی۔

marfat.com

You tell us is facing the Qiblah a condition for dua'a or salaah? Prove it with Shari'ah evidence that it is necessary when the Prophet Muhammad sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam said that the dua'a is accepted after the fard prayers and it is apparent that the Prophet Muhammad sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam used to make dua'a after the fard salah, according to his blessed saying and it is proven in hadiths that straight after the prayer the prophet Sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam used to turn towards the congregation. You tell us that if it is sunnah to turn the face towards the Sahabah radi Allahu Ta'ala 'anhum in the dua'a then how is it shirk to turn the face towards the most noble Messenger Muhammad sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam.

Qustion 11

You say that the Mawlid and gatherings of Dhikr are Bida'ah innovation you say that all good innovations in Islam are evil innovations. However you celebrate al 'eid al watani national celebrations of the Saudi Arabian national state for three days annually and you put up lights. You tell us, the translation sof the glorious Quran, Explanations of books, Hadith books and present Madrassahs (Qur'an schools) and educational institutes with their syllabuses and organisational structures are they proven from the example of the Prophet Muhammad sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam and that of the blessed companions radi Allahu Ta'ala 'anhum. By defining Bid'ah incorrectly are you going to make the religious structure into an innovation? All new actions cannot be called evil innovations, only those beliefs and actions that are anti Islam, those that have come after the blessed worldly life of the Prophet Muhammad sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam.

In actual fact the real evil innovations are your beliefs and your actions some of which I have mentioned in the questions that I have asked. I conclude with the dua'a that Allah the exalted grants the Muslim nation the ability to act according to the Qur'an and the Sunnah (way of the Prophet Muhammad Sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam and his companions radi Allahu Ta'ala 'anhum).

By the teacher of the Islamic Scholars
Shaykh Pir Muhammad Afzal al Qadri ~ may Allah protect him
(Senior vice chairman "Sunni Ettihad Council" and The Spiritual heir of Murrarian Sharif Naik Aabaad Gujrat Pakistan)

Translation: Muhammad Qasim Qadri Ridwi, UK

marfat.com

Tell us do polytheists obtain Miracles or believers? and prove when did the other of the Messenger commit an act of shirk polytheist in her life? When the Scholars of Islam and the Ahl al Sunnah wal Jama'ah have presented strong evidences that they were monotheist believers.

You tell us if the demolishing of graves was a command of the Islamic Shariah, like the graves of Jannat al Baqe'e, Jannat al Mua'lla and the grave of the Messenger's mother. Then has the Muslim ummah (nation) been opposing and committing sin from the time of the noble companions up until 1300 years?

Remember your law is not Islamic but is British and you are demolishing the graves of the beloveds of the Prophet Muhammad sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam.

The Noble Messenger sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam's blessed grave has always had a roof over it, and from the time of the companions radi Allahu Ta'ala 'anhum until now the roof has been rebuilt many times. How is the constructing of domes over the graves shirk (associating partners with Allah)/ Then are all the companions radi Allahu Ta'ala 'anhum and the whole Muslim ummah (nation) mushrik (polytheist) and only you the slaves of the British are Muwahid (monotheists)?

Question 9
The Glorious Qur'an States:

> 'O believers! Do not take the Jews and Christians as friends, they are friends of each other among themselves, and whosoever of you makes them his friends, then he is one of them. Undoubtedly Allah guides not the people unjust.

Surah al Maidah Verse 51

Tell us are you not the sincere friends and helpers of America and Britain. Have you not made agreements of slavery with them. Have you not left fighting Jihaad (holy war) against the Jews and the Christians. Have you not always supported the international policies of America and Britain? Now tell us according to the command of the Qur'an which ruling are you placed in.

Question 10

You turn the faces of the those facing the blessed Rawdah al Rasul sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam seeking the intercession (shafa'ah) and those making dua'a (supplications) in the direction of the Qiblah (Ka'abah in Makkah Mukarramah) and you order that they should turn to the direction of the Qiblah and make dua'a (supplicate).

marfat.com

authentic chain that the Prophet Muhammad sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam said my living is better for you, you speak to me and I speak to you and my passing away is good for you, your actions are presented to me, whatever is good I will praise Allah, and whatever I see that is bad I will make istighfaar (meaning that I will ask Allah for forgiveness).

There is a hadith in Sahih al Bukhari that "when people carry the deceased person if he was pious he says: "take me quickly" and if he was evil "o dread where are you taking me" and its voice is heard by everything except humans. Sahih al Bukhari page 175.

It is also mentioned in Sahih al Bukhari again that when a person is placed in the grave and his companions return back (to their destinations) the deceased hears their footsteps. It is also mentioned in this hadith that the angels ask: what did you used to say about this man Muhammad sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam so he answers "I bear witness that he is the (special) slave and messenger of Allah" (sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam) see Sahih al Bukhari Volume 1 page 178.

O Najdis you say that the Prophet Muhammad sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam and his companions radi Allahu Ta'ala 'anhum cannot hear anything in their graves and nor do they have the ability to speak. When it is mentioned in Sahih (authentic) hadith that the deceased hears, speaks and even hears the sound of footsteps. Doesn't the Prophet Muhammad sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam and don't the beloveds of Allah hear the voices of their visitors, without a doubt they hear, and supplicate in the court of Allah A'zza wa Jall. Your view that humans perish after death is the view of the non Muslims.

Islam's stance is that after death humans have life in barzakh (interspace) and every grave is either a garden of paradise or a pit of hell fire. The life of barzakh is hidden from the people of this world (unseen), which is what you did not believe.

Question 8

You destroyed the domes of the blessed graves of Jannat al Baqe'e, Jannat al Mu'alla and other holy sites. In 1991 you very disrespectfully bulldozed and demolished the simple blessed grave of Sayyidah Aminah radi Allahu anhaa.

You issued the fatwaa (legal verdict) that the blessed mother of the Messenger sall Allahu alaihi wa Aalihi wasallam was a Mushrikah (polytheist), what shariah evidence do you have that she was a polytheist.

Imam Tirmidhi narrates with an authentic (sahih) chain. That the prophet Muhammad sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam mentioned a Karaamah (miracle) that a light (noor) emitted from my mothers stomach that lit up the places of al Shaam (Syria).

marfat.com

of America and the real governance of Noble Arabia is in the hands of the Americans. Are you their agents?

Question 6

Your grand Muftis fatwaa (legal verdict) has been published that the respect and protection of the cave of al Hiraa and the cave al Thawr and other historical sites of the prophet Muhammad sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam leads to shirk. When the holy Prophet Muhammad sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam distributed his blessed hairs amongst his companions from which the companions used to take blessings. The companions used to dip the blessed shirt and blessed hair of the prophet Muhammad sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam into water for gaining cures from illnesses.

Sayyiduna 'Abdullah ibn Umm Maktum radi Allahu Ta'ala 'anhu asked the Noble Prophet sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam that you come to my house and offer the salah in any place so that I can make that blessed place a place for prayer. The Prophet Muhammad sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam accepted his request. You say that those places where the prophet Muhammad sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam prayed, prayer is not permissible there and respect of other holy sites connected to him sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam are shirk. Which means that the practices of the Prophet Muhammad sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam and his companions are shirk according to your flawed positions. It is apparent that your law is British and not Islamic.

Question 7

You say that it is shirk to ask from the Prophet sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam and the beloved people of Allah. When you always seek help from the Jews and Christians for your defence. Even now Arabia and the Arabian Sea are under their control. When it is permissible to ask from the Prophet Muhammad sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam and Allah's beloveds with the conviction that they help, only due to the permission of Allah. This is not shirk it is established by strong evidences from the Qur'an and Hadith.

Imam Bukhari's teacher Muhaddith Abu Bakr bin Shaibah has narrated with a authentic chain that in the rein of Sayyiduna 'Umar radi Allahu Ta'ala 'anhu when there was a famine the companions of the Prophet Muhammad sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam Sayyiduna Bilal bin Harith al Muzni radi Allahu Ta'ala 'anhu presented him self at the blessed grave of the Prophet Muhammad sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam and asked "o Messenger of Allah make dua for rain for your ummah"(musannaf ibn Abi Shaibah part 6 page 356 hadith 32002).

No companion declared his as being a murshrik (polytheist). When you declare these actions as shirk (polytheism). Like this it is mentioned in the Sahih ibn Hibban with a

marfat.com

Ta'ala 'anhum have been demolished. But the fort of the enemy of the Prophet sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam the Jew Ka'ab bin Ashraf al Yahudi whose fort is in the east of Madinah Munawwarah has been secured by constructing a wall around it, and the police have been placed there to secure the area. In Dari'ayyah in Riyaadh Najd the memorabilia of Muhammad ibn 'Abd ul Wahhab al Najdi and Muhammad bin Sa'ud to the extent that the chains of their animals have been preserved and protected.

The question to the scholars of Najd and their supporters is that for 13 centuries the historical sites and relics of the Prophet sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam and the Companions and the Blessed Family radi Allahu Ta'ala 'anhum had been protected by the ummah (Muslim nation) and they took peace and blessing from them. Has the Muslim ummah from the time of the companions up until 1925 been doing shirk associating partners with Allah?

What is your shariah evidence for destroying demolishing and constructing toilets on these areas? Is it not apparent from this that you love the memorabilia and relics of the Jews and your elders (of Najd) more that the relics and memorabilia of the Prophet Sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam and that you are trying to please the Jews.

You have pleased the Jews by destroying the relics and historical sites of the Prophet sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam and his companions radi Allahu Ta'ala 'anhum. You have taken revenge for the Jews against the Holy Prophet Sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam and his companions radi Allahu Ta'ala 'anhum.

Question 4

The scholars of Najd have put a signboard at the side of Jabal al Nur (the Mountain of Light) that it is impermissible to pray here. When the Noble Prophet Muhammad sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam said the earth has been made place for prayer for me that is pure (and purifies) Sahih al Muslim, Jami al Tirmidhi etc. The scholars of Najd should explain the shariah evidence they have for the prayer being impermissible in the cave of al Hiraa.

Question 5

The question to the scholars of Najd is that your are legally part of the Saudi government you have allowed more than ten army bases in the Holy Arabian land. You have given up the two holy sanctuaries and other holy places in the control of the Americans. You supply the American troops with abundance of Ham (the meat of the swine) and alcohol. You openly allow the sale of pork in Riyaad and other cities. Apart from Makkah, Madinah, including Jeddah you allow hotels to serve pork and alcohol. When the Noble Prophet sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam has cursed the person who drinks and supplies alcohol. What answer do you have for this? Apart from that you are the slaves

marfat.com

And then heavy tractors are used to remove the remains and they are disposed off. Then the plots are again prepared for the new deceased people.

Scholars of Najd present the shariah evidence for doing such actions, and if this accusation is incorrect then King 'Abdullah or the grand Mufti of Saudi Arabia, should come on the media and refute this and give us the opportunity to present our witnesses.

Qustion 2

In 2001 the scholars of Najd burned down the Masjid RasulAllah Sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam in Taaif where the Holy Prophet sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam sat in an injured state.

The masjid al Hilaal on Jabal Abu Qubais where the miracle of the Shaqq al Qamar splitting of the moon took place, at the place of Ghawzah al Khandaq the from the seven historical masjids the masjid of Abu Bakr and masjid of 'Ali and other masjids where demolished. The masjid of Abu Bakr al Siddiq that was made from the time of the second generation of Islam by the Tabi'een was demolished and made in to a car park. Like this numerous masjids that were from the holy sites and relics of the Prophet sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam and the companions radi Allahu Ta'ala 'anhum have been destroyed and demolished.

The Najdi scholars and their helpers are challenged to come and debate on the media regarding the destruction of these sites. What is their shariah evidence for this act that is helping in destroying Islam.

Hatu burhaanakum in kuntum saadiqeen
You bring your proof, if you are truthful! Surah al Baqarah 2:111

Qustion 3

The Najdi scholars destroyed the historical house of Sayyidah Khadijah al Kubra radi Allahu Ta'ala 'anha where the Prophet sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam lived for 28 years. Apart from the son of the prophet sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam Ibrahim radi Allahu 'anhu all the other children of the Prophet sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam where born there. For 13 years the angel Jibrail 'alaihi al Salaam brought the revelation to the Prophet sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam in this house. It was destroyed and public toilets where made there. And like this toilets have also been made on the place of the house of Umm Haani radi Allahu Ta'ala 'anha from where the journey of the Israa (night journey) was initiated, and the historical madrassah of the Prophet sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam Dar al Arqam has been demolished. Like this the beloved well Bier al Haaa and numerous other historical sites of the Prophet sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam and the Companions radi Allahu

marfat.com

Allah's name I begin with the most Kind the Merciful.

Some Questions for the scholars of Najd and their allies

Muslims from the whole world go on hajj and 'umrah and they visit the Prophet sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam's blessed resting place, visiting and presenting themselves in the two holy sanctuaries of Makkah and Madinah. The scholars of the Wahhabi Najdi school of thought in spreading their new innovative beliefs, through their audio and written materials are proving the practices of the noble companions, the scholars of Islam and the Awliyaa friends of Allah of this nation as shirk (associating partners with Allah) and kufr (disbelief). For example to take the wasilah (intermediary) of the most noble Messenger Sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam and the other beloved people of Allah, gaining tabarruk (blessings) from the holy relics of the Prophet Muhammad sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam his family and his companions radi Allahu Ta'ala 'anhum. The have declared the Sufi scholars of Islam and the Muslims as kafirs (disbelievers) and mushriks (polytheist)

They do not allow the grand Sunni scholars of the religion with the shariah evidences based upon Islamic law to answer their false propaganda that is destroying Islam. I have chosen my topics that will be discussed:

1. Visiting the blessed grave of the Prophet Muhammad Sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam and seeking wasilah (intermediary).
2. The great blessings and greatness of the Prophet Muhammad sall Allahu 'alaihi wa Aalihi wasallam's tabarrukaat (holy relics).
3. A glance at the Wahhabi movement.

I have fully refuted all the absurdities and false ideas of the scholars of Najd. I appeal to all the Muslims of the world to ask the scholars of Najd and their supporters to answer the following questions:

Question 1

Deceased Muslims are buried with full respect and the protection of the graves is from the sha'air (symbols) of Islam cremating and burning the corpse of the deceased is the method of the Hindus and other non-Muslims.

The majority of the inhabitants of Makkah Mukarramah know that the deceased Haajis and visitors to the holy city, that are buried in graveyard of Jannat al Mu'alla are placed in constructed graves are burned using poisoned chemicals. Then after a few weeks the constructed graves are cleaned out, and also in the new part of Jannat al Baqi'ee in Madinah Munawwarah the deceased are burned with chemicals in their earthen graves.

marfat.com

مال جان عزت کی حفاظت کیلئے وظیفۂ نبوی ﷺ جامع دعاء انس رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ، بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَاءِ، بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِيْ، بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِيْ، بِسْمِ اللّٰهِ الْمُعَافِيْ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَايَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْئٌ فِي الْاَرْضِ وَلَافِي السَّمَاءِ وَهُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْم، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَعَلٰى دِيْنِيْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى أَهْلِيْ وَوَلَدِيْ وَاِخْوَانِيْ وَأَوْلَادِيْ وَمَالِيْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى جَمِيْعِ مَا أَعْطَانِيْ رَبِّيْ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ وَأَجَلُّ وَأَعْظَمُ مِنْ جَمِيْعِ مَا نَخَافُ وَنَحْذَرُ، أَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْر، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، الصَّادِقُ الْوَعْدِ الْأَمِيْنُ، اللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّيْ لَا أُشْرِكُ بِهٖ شَيْئاً، اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيْد، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْد، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ، وَمِنْ شَرِّ قَضَاءِ السُّوْءِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْم، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْر، اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم، اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ هَمِّيْ وَاكْشِفْ ضَرِّيْ، وَأَهْلِكْ وَذَلِّلْ أَعْدَائِيْ، بِرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَيَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. (صبح وشام ایک بار یا روزانہ ایک بار)

شب برأت کے نوافل اور وظائف

...... حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ”میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس رات کو 14 رکعت نفل پڑھے، اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ 14 بار، قل شریف 14 بار، سورہ فلق 14 بار، سورہ ناس 14 بار، آیت الکرسی 1 بار اور آیت مبارکہ ”لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ الرَّحِيْمٌ.“ 1 بار پڑھی اور فرمایا: جو اس طرح کرے گا، اسے اللہ تعالیٰ اجر کثیر عطاء فرمائیگا۔

...... شب برأت کا خاص وظیفہ یہ ہے کہ نماز مغرب کے بعد اور عشاء سے پہلے تین بار سورۂ یٰس پڑھے اور ہر بار سورہ یٰس کے بعد درج ذیل دعا بھی پڑھے، اور پہلی بار دعا میں درازی عمر کی نیت کرے، جبکہ دوسری بار دفع بلیات کی اور تیسری بار استغناء (مخلوق کا محتاج نہ ہونے) کی دعا کرے۔ دعا یہ ہے:

” اَللّٰهُمَّ يَاذَالْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْهِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ظَهْرَ اللَّاجِيْنَ وَ جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ وَ اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ شَقِيًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقْتَرًا عَلَيَّ فِي الرِّزْقِ فَامْحُ اللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِيْ وَ حِرْمَانِيْ وَ طَرْدِيْ وَ اِقْتَارَ رِزْقِيْ وَاَثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ سَعِيْداً مَّرْزُوْقاً مُّوَفَّقاً لِّلْخَيْرَاتِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ يَمْحُو اللّٰهُ مَايَشَاءُ وَ يُثْبِتُ وَ عِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ، اِلٰهِيْ بِالتَّجَلِّي الْاَعْظَمِ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ الَّتِيْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَّ يُبْرَمُ اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ مَانَعْلَمُ وَ مَا لَا نَعْلَمُ وَمَا اَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمُ.“

...... صلوٰۃ الخیر: اس رات 100 نوافل پڑھنا اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد 10 بار قل شریف پڑھنا بیشمار برکات کا ذریعہ ہے

نوٹ: اس رات قبرستان جانا اور دن کو روزہ رکھنا مسنون جبکہ مروجہ آتش بازی وغیرہ اور وفات والے گھر جا کر ماتم و نوحہ کرنا ممنوع ہے

Under patronage: Pir Muhammad Afzal Qadri
Monthly Awaz-e-Ahlesunnat Gujrat Pakistan
Registerd CPL 127
Www.ahlesunnat.info atasqadri@gmail.com ph. 053-3521401 fax. 053-3521402

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خانقاہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات میں

معراج مصطفیٰ ﷺ کانفرنس

و

سراج السالکین، عمدۃ العارفین، استاذ العلماء الراسخین
فقیہ اعظم، عالم ربانی، حضرت مولانا الحاج

محمد نیک عالم قادری قدس سرہ العزیز

کا سالانہ

عرس مبارک

27 رجب المرجب
صبح 9 بجے تا نماز ظہر

www.ahlesunnat.info

انشاءاللہ مقتدر علماء اسلام ایمان افروز اصلاحی وتربیتی خطابات فرمائیں گے!!!

ضروری ہدایت: خانقاہ نیک آباد کے متعلقین اور "عالمی تنظیم اہلسنت" کے احباب اپنے اپنے علاقوں میں گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران 30 روزہ "اسلامی معلوماتی کورس" کا انعقاد کریں، طلبہ وطالبات کیلئے علیحدہ کلاسیں لگائی جائیں، خواتین کیلئے شرعی پردے کا خصوصی انتظام کیا جائے۔

عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ قادریہ عالمیہ کے شعبہ خواتین

شریعت کالج طالبات

کے دینی اور عصری تعلیم کے مختلف شعبہ جات میں

داخلہ جاری ہے

☆...... اس سال جامعہ وکالج میں 900 مسافر طلبہ وطالبات کیلئے فری تعلیم، فری خوراک، اور فری رہائش کا انتظام کیا گیا ہے۔
☆...... اس سال شریعت کالج کے مختلف درجات سے 758 جبکہ 2010 میں 567 عالمات، حافظات ودیگر فارغ ہوئیں
☆...... گزشتہ سال اور اس سال طلبہ کی کثیر تعداد درس نظامی کے مختلف درجوں اور دیگر شعبہ جات سے فارغ ہوئی۔
☆...... اس سال شارٹ کورسز، تربیتی کورسز، شعبہ کمپیوٹر اور شاخوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

داخلہ کیلئے جمعہ کے علاوہ کسی دن صبح 9 سے دوپہر 12 بجے تک آئیں۔

منجانب: محترمہ ر۔ک۔ قادری صاحبہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

فون شعبہ مردانہ: (دفتر) 053-3521401، (پیر صاحب مدظلہ) 0300-9622887، (عثمان صاحب) 0333-8403748
فون شعبہ خواتین (صرف خواتین کیلئے): 053-3522290، 03054212784-5، 03338471148، 0306-8627136